آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ✱ لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۷ — بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۲

فہرست مضامین

مہدی آخر زماں (پیشگوئی کا پورا ہونا) ۴۴۶-۴۶۱

اٹھارہ سو سال کے خدا کو انسان بنانیکی تجویز ۴۶۱-۴۶۴

اسلام کی ترقی - ۴۶۵-۴۶۶

لارڈ کرومر کے الزامات اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ۴۶۶-۴۷۱

جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۴۷۲-۴۷۶

قرآن کریم کا جدید ترجمہ (فتح الحمید) ۴۷۷-۴۷۸

کچھ اپنی نسبت - ۴۷۹-۴۸۰

ضروری اعلان (کتابوں کی قیمت میں تخفیف) صفحہ (ب) ٹائٹل پیج

قادیان ضلع گورداسپور سے ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اہتمام سے شائع ہوا - چندہ سالانہ عام ۔ طلباء سے ۔

ضروری اعلان

(کتابوں کی قیمت میں تخفیف)

صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ۲۵- دسمبر سے ۳۱- دسمبر ۱۹۰۸ء تک بک ڈپو میگزین کی کتابیں نصف قیمت پر فروخت ہونگی۔ تاریخہائے مذکورہ بالا پر جو احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جتنی کتابیں خریدنی چاہیں نصف قیمت پر خرید سکتے ہیں۔ میگزین اُردو کی سابقہ جلدیں بھی اِن دنوں میں نصف قیمت پر یعنی بلا مجلد فی جلد عہ پر مل سکیں گی۔ یہ رعائت صرف چھ دنوں کے لیئے ہوگی۔ جو احباب چاہیں اس سے فائدہ اُٹھاویں کتابیں صرف نقد قیمت پر دیجاویں گی۔ کتابوں اور میگزین کی جلدوں کی ایک فہرست اس رسالہ کے اخیر موجود ہے وہاں سے دیکھ لی جاوے۔

نوٹ۔ جو کتابیں مدرسہ کے لیئے خریدی جاتی ہیں یا چھپوائی جاتی ہیں وہ نصف قیمت پر نہیں دیجاویں گی۔

صحیفہ:- انجمن معارف حیدرآباد دکن (چادرگھاٹ) کا علمی اخلاقی۔ تاریخی۔ تمدنی۔ ادبی ماہواری رسالہ ایک عمدہ فرانسیسی ناول کا ترجمہ لیئے ہوئے۔ ۵۲ صفحوں کے حجم سے باالالتزام شائع ہوتا ہے۔ ایک لائق و فاضل ڈگری یافتہ جماعت اسکو دلچسپ بنانیکی کوشش میں مصروف ہے علاوہ نثر کے دلچسپ نظمیں جس سے اُردو لٹریچر میں تازہ روح پھونکی جاتی ہے زیب اوراق ہوتی ہیں ملک کے مشہور معروف رسائل و اخبارات نے نہایت کشادہ دلی سے اسکا خیر مقدم کیا اور عزت افزا ریویو کیئے ہیں باایں ہمہ عام قیمت سالانہ تین روپیہ مع محصول ڈاک۔ مینجر رسالہ صحیفہ حیدرآباد دکن (چادرگھاٹ) سے طلب فرماویں۔

قاعدہ یسرنا القرآن:- جو بچوں کے لیئے تیار ہوا ہے۔ چوتھی دفعہ بعد ضروری ترمیم چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ عربی کے ہردو حصے اکٹھے چھاپے گئے ہیں قیمت فی قاعدہ ۱/ ہے۔

(مینجر میگزین سے طلب کرو)

الخطبہ:- ایک احمدی نوجوان قادیان کی ڈسپنسری میں ملازم ہیں۔ نیک اور نہایت خلیق ہیں۔ ذات کے رائیں ہیں عمر قریباً بیس سال ہے انکے لیئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ مزید تحقیقات کے لیے منشی عبدالخالق صاحب کلرک میگزین کی معرفت خط و کتابت ہو۔ (محمد علی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مہدی آخر زمان

پیشگوئی کا پورا ہونا

علامات جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور زندگی میں پوری ہوئیں

(ملاحظہ ہو سلسلہ کیلئے ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۸ء)

ح - احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ ایک پُرامن سلطنت کے عہد میں پیدا ہوگا۔ لکھا ہے کہ اُسکے زمانہ میں اسقدر امن ہوگا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے۔ ایک حدیث میں ہے تامن البھائم السباع (رواہ حاکم) یعنی مہدیؑ کے زمانہ میں چارپائے درندوں سے امن میں آجائیں گے۔ یہ بات خدا تعالیٰ نے سلطنت برطانیہ کے ذریعہ پوری کردی جسکے عہد میں ایسا امن ملک میں پایا جاتا ہے کہ اسکی نظیر ڈھونڈنا مشکل ہے سلطنت برطانیہ کا ہند کی پہلی سلطنتوں کے ساتھ مقابلہ کرو۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ پنجاب میں سکھ حکومت کرتے تھے اُنکے راج کے ساتھ موجودہ سلطنت کا مقابلہ کرو یا دنیا میں جسقدر حکومتیں آجکل انگریزی نسل کے سوا اور لوگوں کے ہاتھ میں ہیں اُنکے ساتھ انگریزی حکومت کا مقابلہ کرو

پھر تمہیں یقین ہو جائیگا کہ انگریزی سلطنت ایک بے نظیر الٰہی رحمت ہے۔ اور جو امن ہمیں آجکل اس سلطنت کے سایہ میں حاصل ہے وہ پہلے کبھی حاصل نہیں ہوا۔

ط۔ حدیث میں ہے تلقی الارض افلاذ کبدھا (رواہ حاکم) یعنی زمین اپنے اندر کے بوجھ باہر پھینک دیگی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں دنیا کے مختلف حصوں میں ہزارہا کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ کوئلہ۔ سونے۔ لوہے اور دوسری دھاتوں کے پہاڑ زمین میں مدفون تھے جو آجکل نکالے جا رہے ہیں۔ کوئلہ ہی دیکھ لو دنیا میں کسقدر خرچ ہوتا ہے دنیا میں جسقدر جہاز۔ ریلیں اور مختلف قسم کی کلیں ہیں وہ اسی کوئلہ پر چلتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ کا پاک کلام حیرت انگیز طور پر پورا ہوا۔

ی۔ ایک علامت مہدی کی یہ ہے کہ اُسکے ظہور سے پہلے ارتداد کے فتنے بہت ہونگے یعنی بہت سے لوگ دین اسلام سے خارج ہونگے۔ صدیق حسن خان حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۵ پر مندرجہ ذیل روایت درج کرتا ہے۔ اگر نماند از دنیا مگر یکروز البتہ دراز کند خدائے تعالیٰ آں روز تا آنکہ پیدا شود کسی کہ آرزو می کند اور امامت ولیکن پیش از وے فتن است بدترین فتن شام کند دراں مرد مومن است وصبح کند وکافر است۔ یعنی مہدی کے ظہور سے پہلے بڑے سخت فتنے ہونگے۔ ارتداد اس کثرت سے ہوگا۔ کہ شام کو ایک شخص مسلمان ہوگا اور صبح کے وقت وہ اسلام سے خارج ہو کر کفر اختیار کریگا۔ یہ علامت بجز اس زمانہ کے کبھی ظہور میں نہیں آئی کیونکہ اسی زمانہ میں لاکھوں انسانوں نے اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت کو اختیار کیا۔

ک۔ از انجملہ ایک علامت یہ ہے کہ ان دنوں میں زلزلے بہت آئینگے ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۵۔ اقتراب الساعہ صفحہ ۶۷۔ حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹۔ صدیق حسن خاں لکھتا ہے وازانجملہ کثرت زلازل واختلافات است در اقطار ارض۔ یعنی مہدی کی علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں کثرت سے زلزلے آئیں گے اور لوگوں میں باہم بڑا اختلاف ہوگا۔ مجھے اس امر کے بیان کرنیکی ضرورت نہیں کہ یہ علامت بھی ایسی صفائی سے

پوری ہوئی کہ کوئی شخص اس کے پورا ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ مہدی معہود نے خود زلازل کے آنیکی قبل از وقت خبر دی۔

ل۔ ایک علامت مہدی کے ظہور کی طاعون کا نکلنا ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹ حدیث الغاشیہ میں لکھا ہے "جعفر صادق سے نکھا ہے مہدی ظاہر نہ ہونگے جبتک کہ لوگوں کو خوف شدید نہ ہو۔ طاعون نہ ہو۔ سخت فتنے۔ زلزلے۔ بلائیں نہ پہنچیں"۔ کیا مجھے بیان کرنیکی ضرورت ہے کہ یہ علامات کیسی صفائی سے پوری ہوئیں۔ اور ابھی تک ان حوادث اور بلاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ حیدرآباد کا طوفان بھی اور آجکل کا بخار بھی انہی بلاؤں کا ایک نمونہ ہے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ السلام کا الہام کہ صحنوں میں ندیاں چلیں گی کُل ہندوستان میں اور خصوصاً حیدرآباد میں کیسی صفائی سے پورا ہوا اور ہزاروں انسان ان ندیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے پھر حضرت اقدس کا الہام کہ طاعون جاتی رہی مگر بخار رہ گیا کیسے بین طور سے پورا ہوا۔ ہر طرف بخار کا زور شور ہے اور دنیا الامان الامان پکار رہی ہے۔

حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۶ پر ہے ویران شود۔۔۔۔ ہند بمرض آبلہ۔ یعنی ہند میں مرض آبلہ یعنی طاعون بڑے زور سے پھیلے گی۔ نیز ملاحظہ ہو اقتراب الساعہ صفحہ ۱۳ و ۵۰۔

م۔ ایک علامت قحط کا پھیلنا تھا۔ ملاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۹۔ یہ علامت بھی ملک ہند میں صفائی سے پوری ہوئی۔

اب میں مخالفین سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ حضرت اقدس احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختیار میں تھا کہ ان سب علامات کو وجود میں لاتے جب یہ سب علامتیں ایسی صفائی سے تمہاری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئیں تو کیا اب تمہارا فرض نہیں کہ احمدؑ کو مہدی موعود قبول کرو۔ خدائے تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی آیات کی تکذیب نہ کرو ورنہ قیامت کے دن کیا جواب دوگے۔

ن۔ ایک علامت حج کا رک جانا تھا۔ ملاحظہ ہو اقتراب الساعہ صفحہ ۲۸ چنانچہ یہ علامت بھی ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں واقع ہوگئی۔ طاعون کے پھیلنے کی وجہ سے حاجیوں پر کئی

رکاوٹیں ڈالی گئیں۔ طاعون زدہ علاقوں سے حاجیوں کو حج کے لیئے جانیکے واسطے آزادی نہیں تھی۔ اور کوئی شخص حج کو نہیں جا سکتا تھا جبتک کہ ایک عرصہ قارنطینہ میں بند نہ رہے۔ یہ اس لیئے کیا گیا تا ملک ہند سے طاعون حاجیوں کے ذریعہ دوسرے ممالک میں نہ پھیل جائے۔

س۔ اقتراب الساعۃ میں صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے۔ دنیا کی ویرانی آباد اور آبادی ویران ہو۔ یہ علامت بھی پوری ہو گئی۔ کئی آباد شہر اور گاؤں زلزلوں طاعون اور دوسری بلاؤں نے ویران کر دیئے اور جو جگہیں ویران پڑی تھیں انکو آباد کیا گیا۔ نہریں نکالی گئیں۔ اور نئے گاؤں اور نئے شہر آباد کیئے گئے۔

ع۔ آخری زمانہ کی جس میں مہدی موعودؑ نے ظاہر ہونا تھا ایک علامت قلم کا ظاہر ہونا اور غالب ہونا ہے۔ حدیث میں ہے ان بین یدی الساعۃ تسلیم الخاصۃ وفشو التجارۃ حتی تعین المرأۃ زوجھا علی التجارۃ وقطع الارحام وظہور شہادۃ الزور وکتمان شہادۃ الحق وظہور القلم رواہ احمد والحاکم عن ابن مسعود۔ یعنی قیامت کے آنے سے پہلے خاص لوگ عوام الناس کی باتوں کو قبول کرینگے۔ تجارت بہت پھیل جائیگی یہانتک کہ بیوی اپنے خاوند کو تجارت میں مدد دیگی اور قطع رحم ہوگا اور جھوٹی شہادت کی رسم پھیل جائیگی سچی شہادت کو لوگ چھپائیں گے اور قلم ظاہر ہوگا۔ یہ سب علامتیں بڑی صفائی سے پوری ہو گئیں اور جس زور کے ساتھ آجکل قلم یعنی تحریر پھیلی ہے اسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔

ف۔ ایک علامت یہ ہے کہ مہدی کو زمانہ کے علماء بوجہ بے بصیرتی اپنی کے کافر اور دجال کہیں گے۔ چنانچہ صدیق حسن خاں حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۶۲ پر لکھتا ہے۔ چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت ..... گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل دے کنند۔ یعنی جب مہدی ظاہر ہوگا اور اصل اسلام کو دنیا کے آگے پیش کریگا اور ان سب غلطیوں کو دور کریگا جو لوگوں نے اسلام میں ملا دی ہیں اسوقت اس زمانہ کے علما کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین کو بگاڑتا ہے اور اسکی مخالفت پر کھڑے

ہو جائیں گے اور اُسپر کفر کا فتویٰ لگائیں گے اور اُسکو ضال اور گمراہ کہیں گے۔

اب علماء خود ہی بتلائیں کہ آیا انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس علامت کو پورا کیا ہے یا نہیں مگر خدا تعالےٰ کی تائید کے سامنے انکی کچھ پیش نہ گئی اور وہ اپنی ساری کوششوں میں خائب و خاسر رہے اور جس سلسلہ کو وہ مٹانا چاہتے تھے خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے اُس سلسلہ کو زمین میں مستحکم کر دیا اور مخالفین کو مایوسی اور روسیاہی نصیب ہوئی۔

اس علامت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ کا ظہور ان علماء کی امیدوں کے مطابق نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ اگر مہدی عین انکی امیدوں کے مطابق ظاہر ہوتا اور انکی خواہش کے مطابق تلوار لیکر نکلتا اور کافروں کا مال لوٹ کر علماء کو مالا مال کرتا پھر بھی وہ مہدی موعودؑ کی مخالفت کرتے۔ کسطرح وہ ایسے شخص کو کافر کہہ سکتے تھے جو عین انکی امیدوں کے مطابق آیا اور جس کو انہوں نے اُسکی ساری علامتیں دیکھکر مہدی موعود قبول کر لیا۔ پھر اگر وہ تلوار کے ساتھ ظاہر ہوتا اور زمین کے خزانے مُلّا لوگوں کو دیتا تو وہ کبھی جرأت نہ کر سکتے کہ اُسکی مخالفت کریں۔ یہ مُلّاں جو پیسہ پیسہ کے بدلے دین بیچتے ہیں اور مسجد کی روٹیوں اور مُردوں کے کفنوں پہ جان دیتے ہیں کسطرح مہدی موعود کی خوشامد نہ کرتے جو اُنکو کفار کے مال سے مالا مال کرتا۔ خدائے تعالیٰ نے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک فضل کیا کہ اُسکو ایسی سلطنت کے سایہ میں رکھا جس کی تلوار کے سامنے علمائے ہند مارے ڈر کے مہدی پہ ہاتھ نہ اُٹھا سکے اور ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ چلو مکہ میں یا مدینہ میں یا کابل میں یا استنبول میں۔ انکے اس کہنے کا یہی مطلب تھا کہ سلطنت برطانیہ کی تلوار کا خوف ہمیں اپنے شیطانی ارادوں کے پورا کرنے سے مانع ہے۔ اگر سلطنت برطانیہ سے باہر جاؤ تو برٹش تلوار جو آپکی تمھاری حفاظت کر رہی ہے ہٹ جائیگی اور ہم اپنے بد ارادوں کو پورا کرنیکے قابل ہوں گے۔ بھلا مُلّا لوگوں کو کیوں غصہ نہ آتا جب اُنکی مُدّت کی امیدیں کہ مہدی کے زمانہ میں ہم کافروں کو خوب لوٹیں گے سب یکلخت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے خاک میں مل گئیں۔

ص - حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۴ پر صدیق حسن خاں مندرجہ ذیل حدیث نقل کرتا ہے:
ابو سعید خدری گفت پناہ بیگیر د اُمّت بمھدی چنانکہ پناہ میگیرد شہد بسوئے یعسوب خود تا آنکہ مردم بر مانند امر اوّل شوند..... و مدد کند او را خدائے تعالیٰ بسہ ہزار فرشتہ کہ روئے و پشت مخالفین او را بزنند اخرجہ نعیم بن حماد - یعنی مہدی موعودؑ کے پاس لوگ اسطرح جمع ہونگے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے پاس جمع ہوتی ہیں - یہانتک کہ اسلام اپنی اصلی حالت پر آجائیگا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور خدائے تعالیٰ مہدی کی تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کریگا - جو اسکے مخالفوں کو منہ اور پشت پر مارینگے یعنی انکو رنگ رنگ کے عذابوں سے ہلاک کرینگے - اس حدیث میں لکھا ہے کہ دُور دُور سے لوگ اُسکے پاس اسطرح آکر جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیاں رانی کے پاس آتی ہیں - چنانچہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس پیشگوئی کے منشاء کے مطابق دُور دراز مقامات سے لوگ آکر جمع ہوتے اور ہمیشہ آپکے پاس مریدین کا ایک مجمع رہتا اور عجیب بات یہ ہے کہ جب آپ بالکل تنہا تھے اور اس گاؤں کے لوگ بھی آپسے بوجہ آپکی خلوت گزینی کے پورے آشنا نہ تھے اُسوقت خدائے تعالیٰ کا کلام آپ پر نازل ہوا کہ دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیرے پاس تحائف لائیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے کہ تو تھک جائے مگر تجھے چاہیئے کہ تو اُن سے خندہ پیشانی سے پیش آ کر اور اُن سے تھک نہ جائے - پھر خدا نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تو مدد کیا جاوے اور لوگوں میں تیرا نام عزت کے ساتھ شہرت حاصل کرے - یہ سب الہامات براہین احمدیہ میں ایسے وقت میں شائع کیے گئے جب ابھی آپ تنہا تھے اور وہ ایسا وقت تھا کہ کوئی شخص اُس وقت یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ باتیں پوری ہونگی - اور اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اسوقت یہ بھی علم نہیں تھا کہ آپ مسیح موعود و مہدی معہود ہو کر دنیا میں آئے ہیں کیونکہ اُسی کتاب میں آپ مسلمانوں کے عام عقیدہ کی پیروی کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ وہی اسرائیلی مسیح دوبارہ دنیا میں آئینگے - بعد میں خدائے تعالیٰ کے الہام کے ذریعہ سے آپکو اس عقیدہ کی غلطی

معلوم ہوئی اور یہ علم دیا گیا کہ آپ ہی آخری زمانہ کے مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔

ق - زیادہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعودؑ نے دنیا میں آکر ۴۰ سال تک تجدید اسلام و تردید مذاہب باطلہ کرنی تھی۔ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف براہین احمدیہ سے آپکا زمانہ نزول وحی ۴۰ سال ثابت ہوتا ہے کیونکہ ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء تک آپکے اُن عظیم الشان الہامات کا پتہ چلتا ہے جن میں آپ کو آئندہ کی کامیابیوں کے وعدے دیئے گئے تھے چنانچہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۰ پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "اس برکت کے بارہ میں ۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں بھی ایک عجیب الہام اُردو میں ہوا تھا...... فرمایا تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" اس الہام کی تاریخ سے آپکے سن وفات تک جو ۱۹۰۸ء ہے پورے چالیس سال ہوتے ہیں۔ قریباً اس تاریخ سے انہوں نے حمایت اسلام اور تردید مذاہب باطلہ کا بیڑا اُٹھایا ۱۸۶۸ء و ۱۸۸۰ء کے درمیان آپنے اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کی تردید میں کئی زبردست مضمون لکھ کر مختلف اخباروں میں شائع کرائے اور اس کے بعد براہین احمدیہ کی عظیم الشان تصنیف شروع کی جو قیامت تک ایک روشن مینار کی طرح دنیا میں یادگار رہیگی۔

۱۴- ایک یہ علامت ہے کہ مہدی کے زمانہ میں باطل مریگا اور حق زندہ ہو جائیگا۔ ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۴ - یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی۔ آپنے حجج نیرہ سے اور آسمانی نشانوں سے اسلام کو از سرِ نو زندہ کیا اور مخالفین کے اعتراضات کو پاش پاش کر کے دکھایا کہ جس جگہ مخالف نادانی سے یا تعصب سے اعتراض کرتا ہے وہی جگہ حکمت اور اسرار الٰہی سے پُر ہے ایسا ہی مذاہب باطلہ کا باطل ہونا زبردست دلائل اور خارق عادت نشانات سے ثابت کیا۔ جلسہ مہوتسو کے مضمون جیسے زبردست مضامین لکھکر اسلام کو کل مذاہب پر غالب کیا اور آسمانی نشانوں میں مقابلہ کرنے کے لیئے دوسرے مذاہب کے لیڈروں کو بلا کر اسلام کا زندہ مذہب ہونا اور دوسرے مذاہب کا مُردہ اور

روحانی فیض سے بے بہرہ ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ آپ کے ہاتھ پر جو اسلام کی خدمت اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوئی اس کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ نہایت ہی متعصب دشمن بھی اس امر کے قائل ہو گئے بلکہ یہ تحریک پیش کی کہ سب مسلمان چندہ فراہم کر کے حضرت مہدی موعودؑ کے مضامین کو دنیا میں شائع کریں تا اسلام دوسرے مذاہب کو فتح کرتا ہوا دنیا کے کونوں میں اپنے خیمے جائے مگر تعصب سے یہ شرط پیش کی کہ مہدی موعودؑ اپنے دعوے کے متعلق اُن مضامین میں اشارہ تک نہ کریں۔ مگر جاہلوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا وجود اسلام کے لیئے ایک زندہ نشان اور دوسرے مذاہب کے لیئے ایک آسمانی حربہ تھا پھر کس طرح ممکن تھا کہ آپ اس زندہ نشان کو دنیا کے آگے پیش نہ کرتے اور اس آسمانی حربہ کو نیام میں رکھتے اور جس کام کے لیئے آپ مامور کیئے گئے تھے مخالفین کو خوش کرنے کے لیئے اس کام کو ادا نہ کرتے۔ مگر مخالفین نے یہ تجویز پیش کر کے اس بات کا اقرار کر لیا کہ بے شک آج دنیا میں ایک ہی شخص ہے جسکا زبردست ہاتھ دنیا کے باطل مذاہب کو مغلوب کر کے اسلام کو غالب کر سکتا ہے اور اُس کا پاک اور روشن چہرہ دنیا کو دکھا سکتا ہے وہ کیا بات تھی جسکی وجہ سے انکو باوجود شدید مخالفت کے اسلام کی حمایت کے لیئے مہدی موعودؑ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کیوں انہوں نے دوسرے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو اس غرض کے لیئے منتخب نہ کیا۔ یہ باتیں اس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ احمدؑ جیسا زبردست ہاتھ اسلام کی حمائت کرنیوالا اور مخالفین کے لشکر کو بھگا نیوالا دنیا میں انکو نظر نہیں آتا تھا۔ مخالف مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیرووں نے بھی احمدؑ کا حمائت اسلام میں بے نظیر ہونا قبول کر لیا ہے۔

ش۔ ایک یہ علامت ہے کہ فتنوں اور لڑائیوں کے وقت میں مہدی کا ظہور ہو گا ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۵۴۔ یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ظہور کے ساتھ

پوری ہوگئی۔ اور جسقدر فتن اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں انکی نظیر ڈھونڈنا دشوار ہے لڑائیاں اور لڑائیوں کی تیاریاں ان کے علاوہ ہیں۔

ت۔ ایک یہ علامت ہے کہ دو مرتبہ مہدی غائب ہو جائیگا یہانتک کہ بعض کہیں گے کہ مر گیا ہے یعنی ایک عرصہ تک گم رہیگا۔ حجج الکرامۃ صفحہ ۳۶۶۔

یہ دو غیبوبت کے زمانے بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آئے۔ پہلا غیبوبت کا زمانہ وہ ابتدائی زمانہ تھا جب کہ آپ گمنام زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی نہ جانتا تھا کہ قادیان میں بھی کوئی مہدی ہے۔ یہانتک کہ رفتہ رفتہ آپ کا نام چمکا اور دنیا کے کناروں تک آپ کا نام روشن ہوا۔ دوسرا غیبوبت کا زمانہ آپکی وفات سے شروع ہوا۔ کیونکہ جاہلوں نے خیال کیا کہ آپکی وفات سے اب سلسلہ رفتہ رفتہ نابود ہو جائیگا کیونکہ جس پاک وجود کی وجہ سے اس سلسلہ کو اسقدر فروغ حاصل ہوا تھا وہ اب جاتا رہا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ احمد زندہ ہے اور اُس کی برکات کا سلسلہ ایسا ہی جاری ہے جیسا پہلے تھا اگرچہ آپ اب نظروں سے غائب ہو گئے مگر خدا کے وعدہ کے بموجب خدائے تعالیٰ اب دوبارہ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھائیگا اور وہ چاند جو بادلوں کے پیچھے چلا گیا ہے وہ عنقریب اپنا روشن چہرہ دکھائیگا اور اُس کا نام پہلے سے بھی زیادہ چمکے گا اور مخالف سخت مایوسی کے ساتھ دیکھینگے کہ جس کو وہ مر گیا کہتے تھے وہ زندہ ہے۔ غرض یہ آپ کا دوسرا غیبوبت کا زمانہ ہے اور اس کے بعد پھر اور بھی چمک کے ساتھ احمد کا نام روشن ہوگا اور جیسا پہلے ایک گمنامی کے بعد آپنے عزت اور شہرت حاصل کی ایسا ہی دوبارہ ایک دوسری عزت اور شہرت اس غیبوبت کے بعد حاصل کریں گے اور اُنکا مبارک چہرہ جو اب بے بصیرت آنکھوں سے غائب ہو گیا ہے وہ دوبارہ نمودار ہوگا تب آپ کا دوسری غیبوبت کا زمانہ ختم ہوگا۔

ث۔ ایک یہ علامت ہے کہ خواص اور اُمرا کی نسبت غربا اُسکو زیادہ قبول کریں گے اور کئی لوگ خوابوں۔ کشفوں اور الہامات کے ذریعہ مہدی موعود کی بیعت کرینگے اور وہ لوگ جو اس کے

مددگار اور معاون اور اُس کے کام میں شریک ہونگے وہ سب عجمی لوگ ہونگے اور اُس کے معاونین میں سب سے بڑا ایک نیک اور پاک شخص ہوگا جو قرآن مجید کا حافظ اور اُسکا عاشق ہوگا جسکو احادیث میں حافظ معصوم کا خطاب دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۲۔ یہ سب علامتیں صراحت کے ساتھ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئیں۔ اُمرا اور بڑے بڑے موحّد کہلانیوالے اور دوسرے لوگ جو متکبّر اور مغرور تھے وہ اس نعمت سے محروم رہے اِلّا ماشاء اللہ اور زیادہ تر غربا اور غریب مزاج علما اور بعض نیک طینت اُمرا نے آپ کو قبول کیا اور ہزارہا ایسے لوگ ہیں جنہوں نے خواب۔ کشف یا الہام سے ہدایت پاکر آپ کو قبول کیا۔ اور آپ کے مددگار بھی عجمی ہی تھے جنکو آپ سے وہ نسبت تھی جو وزرا کو ملوک سے ہوتی ہے اور خدائے تعالیٰ نے احمدؑ کو ایک حافظ معصوم بھی عطا کیا جو اُس کے وزرا میں افضل ترین تھا اور اُس کے امین کارکنوں میں سب سے زیادہ افضل تھا اور جسکو خدائے تعالیٰ نے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد خلافت کی گدی پر بٹھایا۔ اور جو پہلا شخص ہے جسکو خلیفۃ المسیح کا خطاب خدائے تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔

خ۔ ایک حدیث میں ہے یخرج رجل من وراء النھر یقال لہ الحارث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور اخرجہ ابوداؤد۔ یعنی ملک ماوراء النہر کیطرف سے ایک شخص نکلیگا جو حارث یعنی زمیندار کہلائیگا اور اُسکی جماعت کا ایک سردار ہوگا جسکا نام منصور ہوگا یعنی ایسا شخص کہ خدائے تعالیٰ کی تائید اُس کے شامل حال ہوگی۔ یہ حدیث بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی کیونکہ آپ بڑے زمیندار تھے اور آپکے بزرگ ماوراء النہر کی طرف سے ہند میں تشریف لائے تھے۔ حافظ معصوم اور رجل منصور دونوں ایک ہی شخص کے خطاب معلوم ہوتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

ذ - حدیث الغاشیہ کا مصنف لکھتا ہے "جو دَور مہدی کا آویگا وہ دَورِ خلافت نبوت کی چال پر ہوگا" یعنی مہدی موعودؑ کا ظہور منہاج نبوت پر واقع ہوگا۔

(ملاحظہ ہو حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۷۷) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ عین منہاج نبوت پر واقع ہوا۔ آپنے وہی تعلیم دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی جس طرح صحابہؓ نے خدا کی راہ میں جہاد کرکے روحانیت کے منازل کو طے کیا یہی تعلیم احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی آپ ہمیشہ جماعت کو یہی تعلیم دیتے رہے کہ صحابہؓ کی طرح اپنی ساری کوششوں کو دین کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے مال اور قلم سے خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ آپ سے پہلے کئی صوفیوں کے سلسلے موجود تھے مگر آپنے ان سب کو ترک کرکے اپنی جماعت کو اُسی راہ پر چلایا جس راہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت کو چلایا۔ اور جس طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کا تزکیہ کیا وہی طریق آپنے اختیار کیا۔ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خارق عادت نشانوں کے ذریعہ اور تائید الٰہی کا نقشہ دکھاکر صحابہؓ کو معرفت الٰہی کے چشمہ سے سیراب کیا ایسا ہی آپنے آسمانی نشانات کا مشاہدہ کراکر اور خدا کا زبردست ہاتھ اپنی تائید میں دکھاکر اپنی جماعت کو خدا کا چہرہ دکھا دیا۔ اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے خدا کا تازہ تازہ کلام سنکر حلاوت ایمانی کا مزہ چکھا ایسا ہی آپ کی جماعت نے خدا کی تازہ وحی کو سنکر اپنی ایمانوں کو تازہ کیا غرض آپ کا دَور عین دَور نبوت کی چال پر تھا۔ اور جیسا لکھا تھا کہ مہدی موعودؑ کے زمانہ میں وحی نازل ہوگی (حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۴) ایسا ہی احمد علیہ السلام کے عہد میں ہم نے دیکھا۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آل محمدٍ وعلیٰ خلفاء محمدٍ وبارک وسلم انک حمید مجید۔

ض - ایک یہ علامت ہے کہ بدلوگ ہلاک ہونگے (حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۶) اس پیشگوئی کے مطابق خدائے تعالیٰ نے دنیا میں گناہ کی کثرت دیکھ کر طرح طرح کے عذاب مثل طاعون زلزلہ۔ طوفان نازل فرمائے اور کئی بدلوگ جنمیں کئی معاندین مہدی تھے ہلاک ہوئے۔

ظ۔ ہمارے پیارے آقا کا حلیہ بھی اُس حلیہ سے ملتا ہے جو احادیث میں مہدی موعودؑ کے لئے بیان کیا گیا ہے مہدی موعودؑ کے حلیہ کے متعلق لکھا ہے (آدم ضرب من الرجال (رواہ نعیم بن حماد) یعنی وہ گندم گوں ہوگا جس طرح تم اس ملک کے آدمی دیکھتے ہو ابن عباس گفتہ میانہ قد مشروب الحمرۃ باشد (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۰) یعنی مہدی موعودؑ میانہ قد کا ہوگا اور اُس کا رنگ کسی قدر سرخی مائل یعنی گندم گوں ہوگا۔ ابو داؤد میں لکھا ہے المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یعنی مہدی مجھ میں سے ہے کشادہ پیشانی والا اونچی ناک والا۔ محمد بن جعفر گفتہ مہدی باریک حاجب و دراز و کمان ابرو است و نیست میان ابروہائے وے اقتران و کلاں جسم است (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۰) پھر مہدی موعودؑ کی نسبت لکھا ہے کہ اُسکی زبان میں ثقل ہوگا اور آپکی ریش مبارک گھنی اور بھاری ہوگی سر پہ بال ہونگے کاندھے تک (حدیث الغاشیہ صفحہ ۳۴۶) یہ سب علامتیں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی گئیں۔

غ۔ حدیث الغاشیہ کا مصنف لکھتا ہے "(نکلنے کے وقت) آپ کی عمر چالیس برس کی ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے .... نکلنے سے وفات تک چالیس برس رہیں گے اس حساب سے ستر اسّی برس کی عمر ہوتی ہے۔" (صفحہ ۳۴۶) کیا مخالفین انکار کر سکتے ہیں کہ یہ علامت بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پوری ہوئی۔

غ نمبر ۲۔ اقتراب الساعہ کا مصنف لکھتا ہے "برتاؤ اُنکا یہ ہوگا کہ عمل کریں گے سُنّت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ سلم پر۔ نہ کسی سوتے کو جگا وینگے نہ کسی کا خون بہاوینگے۔ سُنّت یعنی عمل بالحدیث پر مقابلہ کریں گے۔ کسی سُنّت کو بے قائم کیئے نہ چھوڑینگے نہ کسی بدعت کو مگر اسکو اُٹھا دینگے آخر زمانہ میں دین کے ساتھ اُسی طرح پر قائم ہونگے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوّل زمانہ میں قائم ہوئے تھے۔ (صفحہ ۹۳) یہ علامات بھی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود بابرکت میں پوری ہوئیں۔

اِن علامات کے علاوہ اور بھی بہت سی علامات مہدی موعودؑ کی ہیں جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پوری ہوئیں۔ مگر جسقدر علامات اوپر بیان ہو چکی ہیں وہ ایک طالب حق کے لیئے کافی ہیں۔ اب ناظرین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ٹھہر کر غور فرماویں۔

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے وقت میں ظہور فرمایا جب سب آنکھیں انتظار میں لگی ہوئی تھیں۔ اور سب لوگ یک زبان ہو کر بول اُٹھے تھے کہ اب مہدیؑ کا ظہور قریب ہے۔ چودھویں صدی کا آغاز مہدی موعودؑ کے ظہور کیلیئے آخری تاریخ مقرر ہو چکی تھی۔ نہ صرف علماء تحریرًا و تقریرًا اس امر کا اعلان کر رہے تھے کہ مہدیؑ عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے بلکہ ملہمین اور مشائخ نے خدا سے اطلاع پاکر یہ ظاہر کیا تھا کہ مہدیؑ عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے۔ اور بعض نے نام و مقام و تاریخ بھی بتلا دیئے۔ محققین نے بالاتفاق یہ کہدیا تھا کہ جن علامات نے مہدیؑ کے ظہور سے پہلے ظاہر ہونا تھا وہ سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ لوگ دعائیں کرتے تھے کہ وہ مہدیؑ کے ظہور تک زندہ رہیں اور اس دنیا سے نہ گذریں جبتک مہدی کی زیارت سے مشرف نہ ہولیں۔ اور کئی لوگ اپنی اولاد کو یہ وصیت کر گئے کہ جب مہدیؑ ظاہر ہو تو ہمارا اسلام اُنکی خدمت میں پیش کرنا۔

احادیث میں تھا کہ مہدیؑ کدعہ نام بستی میں ظاہر ہوگا اور اس پیشگوئی کے مطابق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کادی یا قادیاں نام گاؤں میں ظاہر ہوئے۔ پھر پیشگوئی کی مطابق احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مشرقی ملک میں ظاہر ہوئے۔ اور اس سے نہ صرف وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو احادیث میں تھی کہ مہدیؑ مشرق میں ظاہر ہوگا بلکہ خدائے تعالیٰ کا وہ کلام بھی پورا ہوا جو اُس نے اپنے نبی یسعیاہ پر نازل فرمایا وہ ایسی سرزمین میں پیدا ہوا جہاں دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی ایک کشتی لگ رہی تھی اور جہاں اسلام کے پہلوان کو اسلام کی حمایت کے لیئے ظاہر ہونا چاہیئے تھا۔

پھر احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تنہا نہ آیا بلکہ اپنے نشانات اپنے ساتھ لایا۔ جس ملک میں آباد

ظاہر ہوئے اُسی ملک میں ستارہ ذی السنین جسکا احادیث میں وعدہ دیا گیا تھا ظاہر ہوا۔ اور جس آگ کی خبر دی گئی تھی اس نے بھی احمد کے ظہور سے پہلے مشرقی اُفق کو سُرخ کیا۔ آسمان پر رمضان کے مبارک مہینہ میں پُرانے وعدہ کے مطابق مقررہ تاریخوں پر آفتاب اور ماہتاب نے اپنے کسوف وخسوف سے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی شہادت دی۔ زلازل نے زمین کے کئی حصوں کو ہلا دیا اور کئی خوبصورت شہر خاک میں مل گئے۔ اُسی زمین میں جہاں احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہور فرمایا ایک سخت طاعون نے ظاہر ہو کر اُسکی سچائی کی گواہی دی۔ اور جیسا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی ارتداد کے فتنہ نے اسقدر زور پکڑا کہ اسلام کی تاریخ میں اسکی نظیر نظر نہیں آتی۔ پنجاب کی دارالسلطنت میں دن کے آخری حصہ میں پیشگوئی کے مطابق شیطانی آواز نے پکار کر کہا کہ فلاں شخص ظلم سے مارا گیا مگر اُس سے پہلے رمضان کے مہینہ میں ایک آواز ہم سُن چکے تھے اور وہ فرشتہ کی آواز تھی اور دوسری آواز شیطانی آواز تھی۔ آل محمد اور آل عیسیٰ کے درمیان جھگڑا ہوا اور پچھلی آواز نے کہا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے مگر خدا نے آواز دی کہ نہیں حق آل محمد یعنی احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ میں کہانتک اُن نشانات کو شمار کرتا جاؤں جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ظاہر ہوئے۔ میں اُن میں سے بعض پہلے لکھ چکا ہوں اور وہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو ثابت کرنیکے لیئے کافی سے زیادہ ہیں۔ اب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اُن مدعیان مہدویت کے ساتھ مقابلہ کرو جو آپ سے پہلے ظاہر ہوئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا مگر ایک نشان بھی اُنکی تائید میں ظاہر نہ ہوا اور سب کو ذلت اور ناکامی کا مزہ چکھنا پڑا۔ ان گذشتہ مدعیان کی نسبت حدیث الغاشیہ کا مصنف لکھتا ہے "یہ بھی دیکھ یا سُن چکے ہیں کہ جس نے ایسا دعویٰ کیا ہے وہ آخر کو ذلیل ہی ہوا ہے اگر یہ مدعی سچے ہوتے تو کچھ اثر تو اُن امور کا بھی معلوم ہوتا جو وقت ظہور مہدی موعود کے ہونے والے ہیں" (صفحہ ۳۴۲)

پہلے مدعیان میں سے بعض نے توبہ کی اور اپنے دعوے سے رجوع کیا۔ بعض قید میں ہلاک ہو گئے بعض کے سر قلم کیے گئے اور بعض پر دیگر قسم کی بلائیں نازل ہوئیں مگر سب اپنے کام میں خائب و خاسر رہے۔ انکی حالت کے مطالعہ کرنے سے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور بھی زیادہ چمکتی ہے۔ آپ کا ظہور۔ آپ کی زندگی اور آپ کا ہر ایک کام بالکل سچے انبیاءؑ کے نمونہ پر تھا۔ جب آپ نے دعویٰ کیا تو سب طرف سے مخالفت کا شور اُٹھا۔ مسلمان ایک نامور جنگجو مہدی کے منتظر تھے اور وہ ایک گمنام غریب آدمی کو مہدی قبول نہیں کر سکتے تھے۔ وہ فاطمی مہدی کے منتظر تھے اور ایک غیر فاطمی کے دعوے مہدویت کو ایک لمحہ کیلئے بھی سُن نہیں سکتے تھے۔ انکی آنکھیں مکہ معظمہ کی طرف لگی ہوئی تھیں اور انکے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ مہدی پنجاب کے ایک گمنام گاؤں میں ظاہر ہوگا۔ پھر اسپر طرفہ یہ کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف مہدی ہونے کا ہی دعویٰ نہ کیا بلکہ اپنے آپ کو مسیح موعود بھی منوانا چاہا حالانکہ مسلمانوں کا یہ پختہ اعتقاد چلا آتا تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اور آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوگا۔ غرض احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مسلمانوں کیلئے بالکل نرالا تھا اور انکی ساری امیدوں کے برخلاف تھا۔ اس لیئے ان دعاوی نے اسلامی دنیا کو چونکا دیا اور چاروں طرف سے مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ کفر کے فتوے جاری کیئے گئے اور سب طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ اسوقت کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ان چونکا دینے والے دعاوی کو جو مسلمانوں کی ساری اُمیدوں کو خاک میں ملاتے تھے مسلمانوں سے منوالیگا۔ اور احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف دعاوی ہی مسلمانوں کی اُمیدوں کے برخلاف نہیں تھے بلکہ آپنے اُن سب غلط خیالات کو جو اسلام میں داخل ہو گئے تھے بڑے زور سے رد کیا اس نے مُلّاں لوگوں کے جوش کو اور بھی بھڑکا یا۔ مگر آپنے حق کے بیان میں کسی کی پروا نہ کی اور کسی کی مخالفت سے نہ ڈرے جب یہ دیکھا جاوے کہ ایک طرف

آپ تنہا تھے دوسری طرف آپکے دعاوی بالکل مسلمانوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دینے والے تھے اور پھر اُس مخالفت کے طوفان کو دیکھا جاوے جو چاروں طرف سے آپکے برخلاف برپا ہوگیا اور پھر دیکھا جاوے کہ بجائے اس کے کہ آپ علماء کی خوشامد کرکے انکو اپنے ساتھ ملانیکی کوشش کریں آپنے اُن کے سارے غلط عقائد کی بڑے زور سے تردید کی تو ایسی صورت میں اگر آپ خدا کی طرف سے نہ ہوتے بلکہ اپنے دعاوی میں (معاذاللہ) جھوٹے ہوتے تو ضرور تھا کہ پہلے مدعیان کی طرح آپ بھی ناکام رہتے بلکہ آپ کو اُن سے بھی زیادہ ناکامی دیکھنی پڑتی۔ کیونکہ اول تو انہوں نے صرف مہدویت کا دعویٰ کیا اور آپنے مہدویت کے ساتھ مسیحیت کا بھی دعوی کیا۔ انہوں نے تلوار اُٹھائی۔ اور مسلمانوں کے عام عقیدہ کے مطابق مہدی کا بڑا کام یہی تھا مگر آپنے خونی مہدی اور تلوار کے جہاد کے عقائد کو جھوٹا قرار دیا۔ اور پھر جو کفر کے فتوے مشرق سے لیکر مغرب تک آپکے برخلاف جاری کیے گئے وہ پہلے کسی مدعی مہدویت کے برخلاف جاری نہیں ہوئے تھے اور جو مخالفت کا عالمگیر طوفان آپکے برخلاف برپا ہوا وہ پہلے کسی مدعی کے برخلاف برپا نہیں ہوا تھا۔ اس صورت میں اگر آپ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو آپ کو ایسی ناکامی دیکھنی پڑتی جو پہلے کسی نے نہ دیکھی ہوتی۔ پھر آپنے حق گوئی اور باطل کی تردید کے ساتھ صرف عام مسلمانوں کو ہی اپنا دشمن نہ بنایا۔ بلکہ دیگر قوموں کو بھی اپنا جانی دشمن بنالیا۔ عیسائیوں کے خدا کو انسان بنا دیا۔ اور کشمیر میں اُس کی قبر کا بھی پتہ دیدیا۔ اور جو ناجائز عقائد مسلمانوں میں ایسے تھے جن سے عیسائی خوش ہوتے تھے اور جنسے اُنکے مذہب کو تقویت ملتی تھی اُن سب عقائد کی بیخکنی کردی۔ سکھوں کے گرو کو مسلمان ثابت کرکے دکھا دیا اور بابا نانک صاحب کے چولہ سے پردہ اُٹھا کر اصل حقیقت ظاہر کردی اور فیروزپور کے ضلع میں پوتھی کے ساتھ قرآن مجید پڑا ہوا دکھا دیا۔ آریوں کے مسافر لیکھرام نے آپکی پیشگوئی کے مذبح پر اپنی جان کو قربان کردیا۔ اور

پنڈت دیانند کی کتاب میں سے نیوگ کا مسئلہ نکالکر انکو خجالت میں ڈبو دیا۔ اسکا نتیجہ ہوا کہ نہ صرف مسلمان بلکہ ساری دنیا آپ کی دشمن ہوگئی۔ یہ دلیری یہ بہادری کیا جھوٹے میں ہو سکتی تھی کیا ایک مفتری جسکے ہاتھ میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں ہونا چاہیئے تھا اسطرح ساری دنیا کو ڈانٹ سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ اگرچہ دنیا میں وہ اکیلا آیا تھا مگر اصل میں وہ اکیلا نہیں تھا۔ خدا کا زبردست ہاتھ اسکے ساتھ تھا۔ بیشک مسلمانوں کے خیال کے موجب وہ فوجوں کے ساتھ نہیں آیا تھا مگر اسکے ساتھ خدا کے فرشتوں کے لشکر تھے جو اسکے مددگار تھے اور جو لوگوں کو اسکی طرف کھینچتے تھے اور مخالفوں کی کمر کو توڑتے تھے اس کے ساتھ تیر و تفنگ نہیں تھے مگر زبردست دلائل اور آسمانی نشانوں کا حربہ اسکے ہاتھ میں تھا اسی لیئے اس نے سب مخالفوں کو سرنگوں کیا۔ وہ دنیا میں اکیلا آیا مگر جب رخصت ہوا تو چار لاکھ جان نثار اسکے ساتھ تھا۔ اور ان چار لاکھ مسلمانوں کے علاوہ اسنے ہزارہا آدمیوں کے دلوں کو غلط خیالات سے پاک کیا۔ یہانتک کہ اول مخالفین محمد حسین بٹالوی کو اپنے خونی مہدی اور سیفی جہاد کے عقیدہ سے برملا تائب ہونا پڑا ہاں اسنے کسی قلعے کو فتح نہیں کیا مگر اسنے دلوں کو فتح کیا۔ اور دلوں کو فتح کرنیوالا مفتری نہیں ہو سکتا تھا۔ خدائے تعالیٰ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہزار ہزار رحمتیں اور برکات اور سلام اور صلوٰۃ نازل فرمائے اور اس کا چہرہ روشن فرمائے کیونکہ اس نے اسلام کے چہرہ کو روشن کیا اور اسکو طیب زندگی عطا فرمائی کیونکہ اسنے مسیح کی جھوٹی زندگی اور جھوٹی خدائی کا خاتمہ کر دیا اور خونی مہدی اور خونی جہاد کے عقائد کی ہمیشہ کے لیئے بیخکنی کر دی۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

اٹھارہ سو سال کے خدا کو انسان بنانیکی تجویز

عیسائی مذہب کی یہ بڑی خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیئے کسی ایک اصل کا پابند نہیں بلکہ تغیرات زمانہ کے ساتھ اپنے بنیادی اصول کو بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ اگر آج سے اٹھارہ یا انیس سو سال پہلے ایک چنگے بھلے انسان کو خدا بنا لیا تھا تو آج اسی خدا کو انسان

بنانیکی تجویز سوچی جاتی ہے۔ اور کفارہ اور تثلیث جیسے دو شہتیر عیسائی مذہب کے ٹوٹ کر بھی
مذہب وہی رہتا ہے۔ بس چوں وضوے محکم بی بی تمیزہ مے نیاید اختلال از ہیچ چیز۔ کی
مثال خواہ کیسی ہی ہو مگر عیسائی مذہب پر صادق آتی ہے۔ اور اسپر یہ عیسائی مذہب کا فخر
اور فضیلت سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جہاں ایک طرف تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ یورپین مسیح کی
خدائی کو ایک توہم پرستی کا اعتقاد سمجھتے ہیں پادری صاحبان ابھی تک بعض لوگونکی جہالت
سے فائدہ اٹھا کر مسیح کی خدائی کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے مندرجہ ذیل
واقعہ جو کانٹمپرری ریویو ماہ اگست سے لیا گیا ہے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ راقم مضمون مذکورہ اپنے
مضمون میں ان حالات کو بیان کرتا ہے جنکی وجہ سے اسکا اعتقاد رومن کیتھولک مذہب پر جاتا
رہا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ رینن اور سٹراس کی کتابوں کو پڑھکر میرے دل میں وہ خیالات پیدا ہوئے
جنھوں نے برسوں کے جمے ہوئے عقائد کی نسبت مجھے تذبذب میں ڈال دیا۔ اسلیئے میں اپنے
شکوک کو رفع کرنیکے لیئے ایک فاضل کیتھولک عالم کے پاس گیا جسے میں علاوہ ایک اعلیٰ درجہ کا
ذہین آدمی جاننے کے ایک باخدا عیسائی اور روحانی تسلی کا سرچشمہ سمجھتا تھا۔ راقم مضمون بیان
کرتا ہے کہ جب میں نے اپنے اندرونی وسوسوں کا اظہار اس فاضل کے سامنے کیا اس امید پر
کہ وہ کوئی ایسی روشنی ڈالیگا جس سے شکوک کی تاریکی رفع ہو جائے تو مجھے جو جواب ملا وہ یہ تھا۔
"ہاں! آپ کا ایمان مسیح کی خدائی پر جاتا رہا ہے! بیشک ایک نوجوان آدمی کو یہ ایک بہت
بڑی بات معلوم ہوتی ہے۔ اسکی ہمت کو مردہ کر دیتی ہے اور اسکی نظر خیال کے سامنے ایک خلا
پیدا کر دیتی ہے لیکن اگر روحانی حالت مضبوط ہو تو یہ اثر صرف ایک وقت کیلیئے ہوتا ہے۔ بہت
تھوڑے وقت کے لیئے۔ ہم میں سے اکثر اس آزمائش میں سے ہو گذرے ہیں اور ہماری حالت
وہی ہے جو ہے۔ آپ کو اس بات کو زیادہ وقعت نہیں دینی چاہیئے۔ غور کیا جائے تو یہی
معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ ہمارے مذہب کی اصل روح نہیں۔ جیسا کہ عیسائی اناجیل کے لکھے
جانیسے پہلے موجود تھے ایسا ہی اسوقت بھی عیسائی موجود تھے جب خدائی کا عقیدہ

ابھی بنایا نہیں گیا تھا یا عقائد میں داخل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ عقیدہ دوسرے عقائد کی طرح آہستہ آہستہ بنا ہے بلکہ خود نئے عہدنامے میں دونوں قسم کے خیالات موجود معلوم ہوتے ہیں ایک وہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع نے مسیح ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ اور دوسرے وہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے ایسا دعویٰ کیا تھا۔ بہرحال یہودیوں نے انہیں اپنا مسیح تسلیم نہیں کیا۔ کیونکہ انکی مسیحیت کے خلاف اور وجوہات کے درمیان ایک یہ بھی وجہ تھی کہ وہ ایک ذلت کی موت مارے گئے اور کوئی قوم پسند نہیں کرتی کہ اسکا سردار غلاموں کی طرح صلیب دیا جائے۔ اس کا عیسائیوں نے یہ جواب دیا کہ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ مر گیا لیکن وہ پھر طاقت اور شان و شوکت کے ساتھ واپس آئیگا اور تمام دنیا اسے دیکھے گی۔ یہ اعلان خود یسوع کی طرف سے تھا کیونکہ اسنے کہا تھا کہ وہ نسل ابھی نہیں گذریگی کہ وہ واپس آجائیگا۔ اب غور کرو کہ اسوقت سے کتنی نسلیں گذر چکی ہیں اور یہ امید اب تک باقی ہے۔

(۷) اگر آپ انجیلوں کو غور سے پڑھیں تو آپ خود دیکھ لیں گے کہ یسوع نے خدا ہونیکا دعویٰ کبھی نہیں کیا۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا خیال کرتا تو وہ حیرت سے اسکی تردید کرتا۔ خداوند کی دعا خود ایسے خیال کی تردید کرتی ہے۔ اسکے ایک ایک لفظ کو دیکھو کہ یہ ایک متقی انسان کی عاجزانہ عرض ہے جو خود خدا سے قریب ہونے اور اپنے رفقا کو قریب کرنیکی تڑپ اپنے دل میں رکھتا ہے۔ خود یسوع کے شاگرد جو اسکو ہر طرح سے بڑا بنانے اور مبالغہ کرنیکے لئے تیار تھے انہوں نے بھی کبھی ایسا خیال نہیں کیا کہ یسوع کے دل میں خدائی کا خیال تھا۔ انکو خوب یاد تھا کہ اسنے انکو اس بات سے بھی منع کر دیا تھا کہ وہ اسے نیک کہیں کیونکہ یہ خدا کی صفت تھی۔ اور یسوع کی موت کے دیر بعد پولوس جسنے اسے فرشتوں سے افضل قرار دیا اسکے مرتبہ کو خدا سے کم سمجھتا تھا۔ یہ عقیدے کچھ واقعات اور کچھ قصوں کی بنا پر۔ اور کچھ علم اور کچھ امید کی بنا پر آہستہ آہستہ بن گئے ہیں۔

(۸) نئے عہدنامے کے معجزات جنپر ہم جہالت سے پہلے مذہب کی منجانب اللہ ہونیکی

بنیاد رکھتے ہیں اس زمانہ میں کسی اعتبار کے قابل نہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ کسی دوسرے امر کو ثابت کریں خود محتاج ثبوت ہیں۔ میرے نزدیک تو ان سب معجزات میں سے سب سے بڑا مگر ساتھ ہی سب سے زیادہ نظروں سے چھپا ہوا معجزہ وہ خدا بنانیکی ترکیب ہے جس سے ناصرہ کا رہنے والا یسوع نہائت مقدس تثلیث کا دوسرا اقنوم اور ابدی خدا بن گیا۔

"میرے نوجوان دوست! خواہ یہ باتیں تمکو اسوقت ناگوار معلوم ہوں مگر یہ عمدہ سے عمدہ باتیں ہیں جو مَیں تمہیں بتا سکتا ہوں اور یہ میرے دل کے اندرونی خیالات ہیں جو تمپر اسوقت ظاہر کر رہا ہوں۔ تم اس بات کو سمجھ جاؤ گے اگر آج نہیں تو ایک مہینہ میں یا ایک سال میں یا دس سال میں کہ جو شخص صدق دل سے مذہبی صداقت کی تلاش آج انیسویں صدی میں کرتا ہے اسکو لازماً یہ باتیں بطور نتائج مسلمہ کے ماننی پڑیں گی خدا انسان بنجائیگا مگر نہ اسطرح جسم اختیار کرنیسے جیسا پہلے لوگوں نے خیال کر لیا۔ ہاں جسطرح کلیسیا نے ابتدائی زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا دیا تھا۔ اسی طرح سے ہم انیسویں صدی کے لوگ خوشی سے اس خدا کو انسان بنا دینگے۔ اور اگلی صدی ان باتوں کو پورا ہوتا دیکھ لے گی۔"

مضمون نویس بیان کرتا ہے کہ "یہ خلاف امید وعظ ایک ایسے روحانی آدمی سے جو تمام عقائد کے لئے پیغام موت تھا اور اگرچہ مَیں دل ہی دل میں اس فاضل کو کوستا بھی تھا کہ یہ کیسے دغاباز لوگ ہیں کہ جو ایک گڈریے کے لباس میں بھیڑوں کی چوری کا کام کرتے ہیں مگر ساتھ ہی اسکی معقول باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا اور یہ باتیں میرے دل کو کھا گئی تھیں۔"

اور کون جانتا ہے کہ ان کلیسیا کے مقدس بزرگوں میں کتنے لوگ ہیں جو دل سے اعتقاد اسی بات پر رکھتے ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے کہی تھی۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول۔ اور برائے نام عیسائی عقائد کے حامی ہیں۔ اور اخلاقی جرأت سے کام نہ لے کر اپنے اصل خیالات کے اظہار سے رکے ہوئے ہیں۔

اسلام کی ترقی

اسلام کی تاریخ پر غور کی نگاہ ڈالنے سے اسلام کی روحانی کشش اور قوت کا ایک عجیب اثر نظر آتا ہے۔ دنیا کے بڑے مذاہب میں سے اسلام سب سے پیچھے میدان میں آیا۔ مگر جو جو نمایاں کامیابیاں اسلام نے حاصل کیں دوسرے کسی مذہب نے اسیقدر عرصہ میں اسقدر ترقی حاصل نہیں کی۔ بدھ مذہب اسلام سے ایک ہزار سال پہلے اور عیسائی مذہب چھ سو سال پہلے کا ہے مگر نہ گوتم بدھ نے اور نہ ہی حضرت مسیح نے اپنی زندگی میں وہ کامیابی حاصل کی جو اسلام نے اپنے مقدس بانی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حاصل کی۔ یہی حال بعد کے زمانہ میں رہا ہے چنانچہ تیرہ سو سال میں جسقدر ترقی اور کامیابی اسلام کو حاصل ہوئی اسقدر ترقی اسیقدر عرصہ میں عیسائی مذہب کو بھی نصیب نہ ہوئی تھی۔ یہ خیال کہ اسلام کی یہ ترقی محض پولٹیکل اقتدار یا زور تلوار کی وجہ سے ہوئی۔ جہالت اور تاریخ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے سب سے زیادہ پادری صاحبان اس بات پر زور دیا کرتے ہیں مگر انکو خود ہی اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ آج باوجود ملکی اقتدار اور تلوار کے اسلام سے جاتے رہنے کے اسلام ان قطعات زمین میں جہاں اسکے مشنری کام کر رہے ہیں ایسی ترقی کر رہا ہے جو عیسائیت کو باوجود مشنریوں کی فوجوں اور بے شمار روپے کے صرف کے حاصل نہیں۔ چنانچہ مندرجہ ذیل نوٹ سے جو اخبار ٹرتھ سیکر نیویارک سے لیا گیا ہے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"دوسرے مذاہب کی نسبت ہم عیسائی مذہب کی ترقی کی بہت بہت کچھ سنتے رہتے ہیں مگر ہمیں اس میں شبہ ہے کہ مشرق میں عیسائی مذہب بدھ مذہب کی ترقی کا مقابلہ کرسکتا ہے اور یہ بات تو مسلم ہے کہ ان ممالک میں جو اسلام کے زیر اثر ہیں عیسائی مذہب اسلام سے بہت پیچھے ہے۔ چنانچہ ہم پڑھتے ہیں کہ جرمن کے مشنریوں نے جو کچھ دیر سے افریقہ میں اسلام

اور عیسائیت کی طاقت کے مقابلہ کا مطالعہ کر رہے ہیں اسلامی سلسلہ اشاعت میں ایک روز بروز بڑھتی ہوئی طاقت کو محسوس کیا ہے۔ اور وہ پیشگوئی کرتے ہیں کہ جب اس تاریک براعظم کے اندرون سے حالات معلوم ہونگے تو ایک ایسی حالت ہماری آنکھوں کے سامنے آئیگی جو عیسائی دلوں کو حیران کرے گی۔"

اسکے بعد اخبار مذکور ڈاکٹر وارز کی کتاب "مغربی افریقہ میں اسلامی خطرہ" اور ایک اور مصنف کے چند ریمارک نقل کر کے لکھتا ہے۔

"ان واقعات کی تائید ایک تیسرے ذریعہ سے ہوتی ہے یعنی لیپزگ کا پادری فلیڈیہ مفصل ذکر کرتا ہے کہ کس طرح مسلمان تو ہیں جو افریقہ میں تجارت کرتی ہیں اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ مذہب کو پھیلا رہی ہیں اور ہزار ہا آدمیوں کو اسلامی جھنڈے کے تلے لا رہی ہیں ..... اس مذہب کے لوگوں کے سلسلہ واعظین کی برابری اور کوئی اہل مذہب نہیں کر سکتے پادری فلیڈ مایوسانہ رنگ میں کہتا ہے کہ افریقہ کے مرکز میں مسلمان واعظ نہایت مؤثر کام کر رہے ہیں اور جب ان اضلاع کی حالت بہتر معلوم ہو گی تو معاملات کی حالت کو معلوم کر کے عیسائی سخت حیران اور غمزدہ ہونگے۔"

لارڈ کرومر کے الزامات اسلام اور مسلمانوں کے خلاف

مصر سے واپسی پر لارڈ کرومر نے ایک کتاب بنام "ماڈرن ایجپٹ" شائع کی ہے جس میں مصر کے معاملات پر بحث کی ہے۔ اس کتاب کا ایک باب لارڈ موصوف نے اسلام اور مسلمانوں پر نکتہ چینی اور عیسائیوں اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے مخصوص کیا ہے۔ اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مذہب اسلام کے اندر بعض ایسے نقص موجود ہیں کہ مسلمان لوگ کبھی ترقی کر ہی نہیں سکتے۔ اس خیال کی تردید میں بعض مسلمانوں اور بعض

یورپین صاحبان نے بھی جواب لکھے ہیں مگر جہانتک میںنے ان جوابات کو دیکھا ہے انہیں لارڈ کرومر کے ان الزامات کی جو انہوں نے مذہب اسلام اور مسلمان قوموں پر لگائے ہیں مفصل تردید نہیں کی گئی۔ میںنے اس کتاب کو پڑھا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ ان تمام بیجا الزامات پر جو اسلام پر عائد کیئے گئے ہیں اور عیسائی مذہب کی بیجا تعریف پر ایک مفصل مضمون لکھا جاوے مگر چونکہ یہ سلسلہ اگر ابھی شروع کر دیا جاتا تو اس سال میں ختم نہ ہو سکتا اس لیئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ اس مضمون پر آئندہ سال میں متواتر نمبروں میں بحث کی جاوے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ لارڈ کرومر کی کتاب کی اشاعت کے چند ماہ کے اندر اندر ایسے واقعات پیدا ہو گئے ہیں جو لارڈ موصوف کے خیالات کی تردید کے لیئے بجائے خود کافی ہیں۔ لارڈ کرومر کا یہ دعوی تھا جسے انہوں نے بڑے زور سے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ مسلمان قومیں کبھی ترقی کر ہی نہیں سکتیں اور نہ ہی مسلمان رہ کر زمانہ کے مطابق اپنی رفتار کو بنا سکتی ہیں۔ مگر ٹرکی میں جو واقعات گذشتہ تین چار ماہ کے اندر پیدا ہوئے ہیں انہوں نے اس خیال کے بطلان کو اظہر من الشمس کر دیا ہے۔ ایک مسلمان قوم نے جسپر بڑے بڑے دور اندیش مدبّر ان یورپ نے یہ فتویٰ لگایا تھا کہ وہ پنجۂ موت سے رہائی نہیں پا سکتی یکمرتبہ ایک ایسا کام کر کے دکھایا ہے جس نے تمام دنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔ اور خود انہی یورپین مدبروں نے کھلے الفاظ میں تسلیم کیا ہے کہ اس حیرت انگیز طریق میں ترقی کی طرف قدم اٹھانیکی نظیر دنیا کی تاریخ میں اور کوئی نہیں ملتی۔

اس بات پر جسقدر اظہار افسوس کیا جائے کم ہے کہ لارڈ کرومر جیسا شخص جس نے صدی کی چوتھائی حصہ سے زیادہ مسلمانوں پر حکومت کی ہے ابھی تک اسلام کے خلاف ایسا بغض اپنے دل میں رکھتا ہے کہ وہ اسلام کو ترقی کا مخالف بتاتا ہے حالانکہ اہل اسلام کی گذشتہ تاریخ اُنکے اس بیان کو روز روشن کی طرح جھٹلا رہی ہے۔ لارڈ کرومر تو ایک فاضل انسان ہے حالانکہ وہ لوگ بھی جنکو تاریخ اسلام سے معمولی سی واقفیت بھی ہو اس بات

کا انکار نہیں کر سکتے کہ عین اس زمانہ میں جب یورپ پر ایک سخت جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی مسلمان قومیں اس زمانہ کے لحاظ سے تہذیب اور ترقی کے معراج پر پہنچی ہوئی تھیں اور ہسپانیہ کے مسلمانوں کی تہذیب کی مشعل سے ہی یورپ کی قومیں اپنے اپنے چراغوں کو روشن کرتی تھیں۔ بڑے بڑے یورپین مورخوں اور مصنفوں نے مسلمانوں کے اس احسان کو جو انہوں نے دنیا پر اور بالخصوص یورپ پر کیا تسلیم کیا ہے مگر لارڈ کرومر کے نزدیک اسلام اور مسلمان نہ صرف اسوقت ہی ہر ایک نیک صفت سے عاری ہیں بلکہ ہمیشہ سے وہ ایک گری ہوئی اور تاریکی کی حالت میں رہے ہیں اور انکا مستقبل بھی تاریک ہی تاریک ہے اور کوئی روشنی کی شعاع انکو تاریکی سے باہر نکالنے والی نہیں۔ یہ فتویٰ اسلام اور مسلمانوں پر لارڈ کرومر نے کھلے الفاظ میں دیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں "کسی عملی مدبر کو اس خیال کو دل میں جگہ نہ دینی چاہیئے کہ وہ (یعنی اسلامی مصلح) ایک ایسی قوم کو دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں جو اگرچہ اسوقت قطعی طور پر مر نہیں چکی اور شائد صدیوں تک اسی حالت میں لٹکتی چلی جائے مگر جو ملکی اور تمدنی طور پر بلا شبہ حالت نزع میں ہے اور جسکے تدریجی تنزل کو اس زمانہ کی کوئی مسکن دوائی روک نہیں سکتی خواہ کیسی قابلیت سے اسکا استعمال کرایا جائے۔" خدا کی شان ہے کہ لارڈ کرومر کے ان الفاظ پر جو پادریانہ تعصب کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں ابھی ایک سال بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ انکا خلاف واقعہ ہونا بلا کسی لفظی تردید کے دنیا پر کھل گیا۔ اور تمام دانشمند مدبروں کو یہ واقعات دیکھکر انکے خلاف کہنا پڑا۔ چنانچہ ذیل میں ہم دو سب سے بڑے انگریز مدبروں کے الفاظ کا ترجمہ دیتے ہیں کہ تا پڑھنے والے لارڈ کرومر کے متعصبانہ خیالات سے انکا مقابلہ کر سکیں۔ مشرقی سوال پر رائے ظاہر کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ نے اپنی تقریر میں کہا۔

"در ٹرکی میں ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے جو صفحات تاریخ میں نہایت حیرت انگیز تبدیلیوں

میں سے ہے ہم پورے طور پر ان مشکلات کی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں جنکا مقابلہ وہاں کرنا پڑا۔ ہم اس فراست۔ قوّت فیصلہ۔ دُور اندیشی اور احتیاط کی تعریف کرتے ہیں جن کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کرکے انہیں مغلوب کیا گیا۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ٹرکی کی حالت میں یہ بڑی خوشی کا باعث ہے کہ وہ تشدد اور کینہ وری بالکل دیکھنے میں نہیں آئی جو ایسے عظیم الشان اور اصولی انقلابات کا لازمی جزو ہوتے ہیں اور ہم تعریف کرتے ہیں اس دانائی۔ صبر اور فراخدلی کی جو ابتک نئی حکومت کو ممتاز کرنیوالی ہیں"

اب ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس اصلاح کے جو لارڈ کرومر کے نزدیک بالکل غیر ممکن تھی عمل میں لانیوالے کون لوگ ہیں۔ یقیناً وہ عیسائی نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور لارڈ کرومر تو شاید انکو یوروپین کہنے میں بھی تامل کرتے ہونگے کیونکہ انکے ہمخیال ان لوگوں کو یوروپ کے خوبصورت جسم پر ایک پھوڑا قرار دیتے رہے ہیں اور کھلے الفاظ میں اس بات کا وعظ کرتے رہے ہیں کہ جبتک ترک بوریا بدھنا باندھکر یوروپ سے نہ نکل جاوینگے تب تک یوروپ آرام کی نیند نہیں سو سکتا۔ سو انہی لوگوں نے جو آجتک محل اعتراض اور نکتہ چینی کے تختہ مشق بنے رہے ہیں آخر وہ کام کرکے دکھایا جسکی نظیر بتانے سے مدبران یوروپ بھی قاصر ہیں۔ اسی طرح پر سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجی برطانیہ کلاں نوجوان ترکوں کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"کینے۔ جھگڑے اور ظلم سب یکمرتبہ دُور ہو گئے ہیں اور انکی جگہ اب حکومت ہے انصاف کی امن کی اور خیر خواہی اور نیک نیتی کی جو امن کے سب سے عمدہ کفیل ہیں بلکہ ہر ایک عہدنامہ یا آئینی حکومت یا دوسری کسی چیز سے بہتر کفیل ہیں۔ جہانتک میں دیکھتا ہوں ساری تاریخ میں کوئی اور ایسا فوری اور ایسا مفید انقلاب نظر نہیں آتا۔ اور اگر یہ تبدیلی واقع نہ ہو گئی ہوتی تو کوئی شخص کبھی باور نہیں کر سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کی جو اس اصلاح کے کرنیوالے ہیں نیک نیتی اور راست بازی سے نے

ان تمام لوگوں پر جنکو ان امور سے واسطہ پڑا ہے ایک عجیب اثر پیدا کیا ہے۔ یہ صحیح معنوں میں حب الوطنی ہے ایسی حب الوطنی جو امن سے پُر اور ہر ایک قسم کے اعتدا سے خالی ہے۔ اور جنکی سچی خواہش سوا اسکے کہ وہ اپنے ملک کا بھلا چاہتے ہوں اور کچھ نہیں اور دوسروں کے خلاف وہ کسی قسم کا منصوبہ نہیں رکھتے "

اسی اصلاح پر جو ٹرکی کی حکومت میں عملدرآمد میں آئی ہے لکھتے ہوئے لنڈن کا ایک مشہور پرچہ لکھتا ہے کہ " عیسائی مذہب کے حامی اور پادری لوگ آئندہ جسقدر چاہیں اسلامی تہذیب کے ناقابل ترقی ہونیکے متعلق باتیں بناتے رہیں مگر پبلک انسے بہتر جانتی ہے اور انکے دھوکے میں نہیں آئیگی " اغلب تو یہ ہے کہ اگر یہ واقعات لارڈ کرومر کی کتاب کی اشاعت سے پہلے پیش آگئے ہوتے تو وہ بھی اپنے خیالات کی بہت کچھ اصلاح کر لیتے۔

مگر بلقان کی حالت بعض اور امور پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ جیسا کہ لارڈ کرومر نے بھی اپنی کتاب کے آخری باب میں اس مقولہ کی صداقت کو تسلیم کر کے اپنی کتاب کو اس سے زینت دی ہے۔ " قومی بڑائی کی اصل صفات اخلاقی ہیں نہ مادی " اب اگر اخلاقی صفات میں ٹرکی کا مقابلہ گردو نواح کی عیسائی طاقتوں کے ساتھ کیا جائے تو وہ اس ترکی قوم سے بھی جسکے ساتھ انگریزی اصطلاح میں " ناقابل ذکر " کا لفظ عام طور پر مروج ہو گیا ہے بہت گری ہوئی حالت میں ثابت ہوتی ہیں عین اسوقت جب ٹرکی کے مصلح سچے دل سے اپنے ملک کے انتظام کی اصلاحوں میں لگے ہوئے تھے اور ترقی کے لیئے قدم بڑھا رہے تھے اور وہ اصلاح انکے نصب العین تھی جسکے لیئے خود یورپ مدت سے شور ڈال رہا تھا۔ تین عیسائی قوموں نے تمام اخلاقی ذمہ واریوں کو بالائے طاق رکھکر صرف ٹرکی کا کچھ ملک دبانیکے لیئے اپنے تمام معاہدوں کو توڑا اور جو کچھ پرائیویٹ طور پر وہ ٹرکی سے اقرار کر چکے تھے اسکی بھی پروا نہ کی۔ اور نہ صرف عہد شکنی ہی کی بلکہ

ٹرکی کی اصلاحات کو ضعف پہنچانیکے لیئے ایسا کیا اور ایک عام یوروپین جنگ پر قوموں کو آمادہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ عہد شکنی خصوصاً ایسے بڑی معاملات میں جسکا اثر قوموں اور ملکوں پر پڑتا ہو اور جسکی وجہ سے لاکھوں جانیں تلف اور بہت سا ملک ویران ہو سکتا ہو نہایت گرے ہوئے قومی اخلاق کا ثبوت ہے۔ اسٹریا بلغاریہ اور یونان کی عہد شکنی اور بالخصوص اول الذکر کی اس قابل ہے کہ اسپر ایک مضمون لکھکر لارڈ کرومر کی کتاب کے ساتھ بطور ضمیمہ لگایا جاوے تاکہ کتاب کو پڑھنے والا جو مسلمانوں کے خلاف چھوٹے چھوٹے الزامی قصے جو لارڈ کرومر نے اپنی کتاب کے چونتیسویں باب میں بیان کیئے ہیں پڑھتا پڑھتا تھک گیا ہو اس نئے مضمون کو جو اپنی اہمیت میں ان تمام قصوں سے بہت بڑھکر ہے دلچسپی اور شوق سے پڑھکر فائدہ اٹھائے۔ لارڈ موصوف نے ایک جگہ اپنی کتاب میں جہاں مصر میں رہنے والے عیسائیوں کا ذکر ہے اس غلطی کا بھی تذکرہ کیا ہے جسکا ارتکاب اکثر لوگ کرتے ہیں اور جسکا ارتکاب لارڈ کرومر نے خود مسلمانوں کے تذکرہ میں کیا ہے کہ بعض وقت ایک قوم کے چند افراد کے چال چلن کی بنا پر کل کی کل قوم پر الزام لگا دیا جاتا ہے جو نہیں ہونا چاہیئے مگر لارڈ کرومر نے نہ صرف چند ناقابل التفات قصوں کی بنا پر تمام مسلمانوں کو ہی قابل الزام ٹھہرایا ہے بلکہ خود مذہب اسلام کو انکا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اسٹریا وغیرہ کی عہد شکنی سے یہ نتیجہ نکالے کہ عیسائی مذہب ہی عہد شکنی سکھاتا ہے تو لارڈ کرومر اسکی تردید نہیں کر سکتے۔ مگر ہم ان واقعات سے یہ نتیجہ نہیں نکالتے لیکن لارڈ کرومر سے یہ سوال ضرور کرینگے کہ آیا یہ عہد شکنی عیسائی مذہب کی تعلیم کا نتیجہ ہے یا نہیں اور آیا ایک قوم جو اپنی اخلاقی ذمہ واریوں کو کسی مطلب کے حصول کے لیئے اس طرح بالائے طاق رکھدے فی الواقع بڑائی کی دعویدار ہو سکتی ہے؟ یا کہ معاہدوں کی پابندی مہذب قوموں کے اخلاق کی رو سے نکالدی گئی ہے بشرطیکہ وہ جنگی طاقت اسقدر رکھتی ہوں کہ معاہدہ شکنی سے اپنی کسی غرض کو حاصل کر سکیں؟

جلسہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا سالانہ جلسہ ۲۶-
۲۷-۲۸-دسمبر کو ہوگا۔ کارروائی ۲۶-دسمبر کو بعد از نماز ظہر یعنی ½ ۲ بجے حضرت خلیفۃ المسیح کے وعظ سے شروع ہوگی۔ اور ۲۸-دسمبر کی شام کو ختم ہوگی۔ ۲۹-دسمبر کو تشحیذ الاذہان کا جلسہ ہوگا۔ جلسے کے متعلق سلسلہ کے اخباروں میں اور خصوصاً الحکم میں بہت سی تحریک ہو چکی ہے۔ میں احباب کی سہولت کے لیئے مختصر طور پر امور متعلقہ کا ذکر کرتا ہوں۔

اوّل۔ سکرٹری صاحب صدر انجمن نے تمام احمدی جماعتوں اور احمدی احباب کو بذریعہ چٹھی مطبوعہ توجہ دلائی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو اس جلسہ میں جو حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد پہلا سالانہ جلسہ صدر انجمن احمدیہ کا ہے شامل ہو کر اسے کامیاب بنانیکی کوشش کریں۔ دوم۔ ریل کے کرایہ میں تخفیف کے لیئے اس سے پہلے بھی کئی بار کوشش کی گئی تھی مگر یہ پہلا موقعہ ہے کہ حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے نے صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس کے لیئے تخفیف منظور کی ہے۔ اس غرض کے لیئے سرٹیفکٹ سکرٹری صدر انجمن کے دفتر میں موجود ہیں جو کنسشن سرٹیفکٹ کہلاتے ہیں۔ ہر ایک آدمی جو جلسہ سالانہ میں شامل ہونا چاہتا ہو اسے چاہیئے کہ سکرٹری صاحب سے سرٹیفکٹ طلب کرے .....

..... یہ ایک سرٹیفکٹ صرف ایک آدمی کے لیئے کافی ہوگا۔ جہاں انجمنیں ہوں سکرٹری انجمن آنیوالے صاحبان کا اندازہ کر کے اسکے مطابق سرٹیفکٹ منگوالے۔ اس سرٹیفکٹ میں اس شخص کا جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہو پورا نام پیشہ اور پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے سرٹیفکٹ میں چار خانے خالی ہیں ان میں سے بائیں طرف کے تین خانے پُر کر لینے چاہیئں۔ اور چوتھا خانہ جو دائیں طرف کا آخری خانہ ہے اور جس پر + نشان ہے خالی چھوڑنا چاہیئے۔

حسب نقشہ ذیل

Class & No. of ticket issued	Address.	Occupation.	Name in full.
یہ خانہ خالی رہنے دو	یہاں پورا پتہ درج کرو	یہاں پیشہ درج کرو	یہاں پورا نام درج کرو

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نام وغیرہ صاف لکھا ہوا ہو اور لکھکر کاٹنا نہیں چاہیئے بلکہ غلطی ہو جائے تو نیا سرٹیفکٹ منگوا کر خانہ پُری کی جاوے۔ یہ سرٹیفکٹ جہاں ٹکٹ ملتے ہوں پیش کرنے پر اُس سٹیشن سے بٹالہ تک کا آنے جانے کا ٹکٹ صرف ایک طرف کا کرایہ دینے پر مل جائیگا۔ اس ٹکٹ میں سے آدھا ٹکٹ بٹالہ سٹیشن پر ٹکٹ کلکٹر کاٹ لیگا اور باقی آدھا واپس ملجائیگا۔ اور واپس جانیکے لیئے یہی ٹکٹ کام آئیگا۔ نیا ٹکٹ لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ رعائت تیسرے درجہ اور درمیانہ درجہ کے لیئے ہوگی۔ جس تاریخ کو ٹکٹ لیا جائیگا اس سے پندرہ دن کے اندر اندر ٹکٹ لینے والا جب چاہے واپس جاسکتا ہے مثلاً اگر ۲۵۔ دسمبر کو ٹکٹ لیا ہو تو ۸۔ جنوری تک اُس سٹیشن پر پہنچ جانا ضروری ہوگا۔

دیہات میں جہاں سرٹیفکٹ منگوائے جائیں اور وہاں انگریزی جاننے والا کوئی نہ ہو تو چاہیئے کہ اپنا پورا نام پیشہ اور پتہ سرٹیفکٹ کی درخواست کے ساتھ لکھ بھیجیں تاکہ اسی جگہ سے خانہ پُری کر کے سرٹیفکٹ مکمل بھیجدیا جاوے اور اُس سٹیشن کا پتہ بھی دیں جہاں سے سوار ہونا ہو۔ **سوم**۔ چونکہ ایام جلسہ میں یکوں کی زیادہ مانگ کی وجہ سے یکوں والے کرایہ بڑھا دیتے ہیں اور موسم سرما کی وجہ سے بستر وغیرہ ساتھ ہوتے ہیں جو پیدل آنے سے مانع ہوتے ہیں اسلیئے اسجگہ کی منتظم کمیٹی نے آنیوالے احباب کی سہولت کیلیئے یہ انتظام کیا ہے کہ جو احباب پیدل آنا چاہیں یا آسکیں انکے اسباب کو اسی دن قادیان پہنچانیکی ذمہ وار یہ منتظم کمیٹی ہوگی اس کی صورت یہ ہوگی کہ بٹالہ سٹیشن پر ایک جماعت ہر گاڑی کے آنیکے وقت موجود ہوگی جتنے احمدی احباب اس گاڑی سے اُتریں وہ اپنا اسباب اس جماعت کے سپرد کر دیں اسکا انتظام ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب کے ہاتھ میں ہوگا۔ اپنا

اپنا اسباب اس جماعت کے سپرد کر کے احباب پیدل چلے آویں اور انکا اسباب اسی دن شام سے پہلے پہلے قادیان پہنچ جاویگا۔ مگر یہ انتظام یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف تین دن کے لیئے ہوگا یعنی ۲۵-و۲۶ و ۲۷- دسمبر- ان تین دنوں میں تینوں گاڑیوں پر ڈاکٹر صاحب موصوف اور دیگر احباب موجود ہونگے- پس تمام احباب کو اول تو یہی کوشش کرنی چاہیئے کہ ۲۶- دسمبر کو یہاں پہنچ جاویں کیونکہ ۲۶ کو بعد از دوپہر کارروائی شروع ہو جائیگی لیکن بہرحال ۲۷ سے بعد پہنچنے میں نہ صرف اجلاس میں ہی ایسے احباب حصّہ نہ لے سکیں گے بلکہ علاوہ بریں تکلیف بھی اٹھائیں گے۔ اسی طرح سے یہاں سے روانگی کے لیئے ۲۹ دسمبر اور ۳۰ دسمبر دو دن قادیان سے بٹالہ اسباب پہنچانیکا کام بھی یہی منتظم کمیٹی کریگی۔ آنیوالے احباب کے لیئے یہ ضروری ہوگا کہ اپنے بستر پر یا اور کوئی اسباب ہو تو اسپر مضبوط کاغذ کی ایک چٹ لکھکر ساتھ لگا لیویں تا کہ یہاں قادیان میں شناخت میں آرام ہو اور کوئی اسباب ضائع نہ ہو- جو احباب خود اپنے اسباب پر چٹ لگا کر نہ لاویں انہیں چاہیئے کہ بٹالہ میں اپنے سامنے اپنے اسباب پر چٹ لگوا لیں تا کہ بعد میں کوئی دقت نہ ہو- ایسا ہی جو جماعتیں پہلے ہی اکٹھی ہو کر چلیں انہیں چاہیئے کہ ایک مکمل فہرست مع نام و پتہ اپنے احباب کی تیار کر کے ساتھ لاویں یا ریل میں تیار کر رکھیں اور یہ فہرست بٹالہ سٹیشن پر ڈاکٹر صاحب کے حوالہ کر دیں۔ **چہارم**- ہر قسم کے انتظام کیلیئے از بس ضروری ہے کہ خواہ چلنے سے چار پانچ دن پہلے ہی ہو مگر جہاں جہاں سے کوئی احباب چلنے والے ہیں وہ اپنی اپنی تعداد کی اطلاع دفتر سکرٹری میں ضرور دیویں- تا کہ اسکے مطابق ہر ایک جماعت کے لیئے علیحدہ علیحدہ مکان کا انتظام کر لیا جاوے اور بعد میں تکلیف نہ ہو- بلکہ بڑی بڑی جماعتیں اس بات کی اطلاع بھی دیں کہ وہ کس دن اور کس گاڑی میں بٹالہ سٹیشن پر پہنچیں گی تا کہ وہاں اسباب لیجانیکا انتظام آنیوالے احباب کی تعداد کے مطابق اور حسب ضرورت کیا جاوے۔ اور اسجگہ یعنی قادیان میں کھانیکا

انتظام اسکے مطابق پہلے سے کرلیا جاوے **پنجم**۔ اگرچہ یہاں کے منتظم ہر طرح سے احباب کے آرام اور آسائش کے لیئے جہانتک ایسے مجمعوں میں اور پھر ایسے گاؤں میں ممکن ہے کوشش کررہے ہیں اور کرینگے مگر اتنے بڑے کاموں میں پھر خصوصاً جہاں کام کرنیوالوں کی تعداد کم ہو کچھ نہ کچھ تکلیفیں پیش آجایا کرتی ہیں۔ یہ کوشش کیجاویگی کہ جہاں تک ممکن ہے ہر قسم کی شکایات کو رفع کیا جاوے۔ مگر پھر بھی یہ قبل از وقت عرض کردینا ضروری ہے کہ جو احباب تشریف لاویں وہ خود بھی منتظمین کو مدد دینا اپنا فرض سمجھیں۔ **ششم**۔ کانفرنس انجمنہائے احمدیہ ۲۶ دسمبر کی شام کو ہے اسمیں نہ صرف بجٹ ہی پیش ہوگا بلکہ مدرسہ عربی کے قیام کا اہم سوال بھی پیش ہوگا۔ اسلیئے کانفرنس میں شامل ہونیوالے احباب ضرور ہے کہ ۲۶ دسمبر کو دوپہر یا زیادہ سے زیادہ شام تک یہاں پہنچ جاویں۔ علاوہ امور متذکرہ بالا کے غالباً کچھ اور ضروری سوالات بھی کانفرنس کے سامنے پیش ہونگے تاکہ اہم کاموں میں تمام احباب کا مشورہ ہوجائے۔ **ہفتم**۔ تمام احباب اپنے اپنے بستر ساتھ لادیں بستروں کا انتظام ان ایام میں اسجگہ نہ ہوسکیگا۔ **ہشتم**۔ چونکہ آنیوالے احباب کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کیجاتی ہے کہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہوگی اسلیئے مجلس معتمدین کو بہت سا روپیہ عارضی رہائش کی جگہ اور دیگر انتظام متعلقہ اور مہمانوں کی دعوت پر خرچ کرنا پڑے گا اسکے لیئے مجلس مذکور نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک آنیوالا دوست کم از کم ایک روپیہ ان اخراجات کے لیئے چندہ ادا کرے۔ جہاں سے جماعتیں آویں وہ خود اس رقم کو اپنے ساتھ کے احباب سے اکٹھا کرکے آتے ہی دفتر محاسب میں جو مسجد مبارک کے نیچے ہے دیدیں اور باقی احباب اپنے اپنے طور پر اسجگہ یہ روپیہ دیدیں۔ اخراجات جلسہ کا اندازہ دو ہزار روپیہ کیا گیا ہے اور یہ سارا روپیہ اسطرح وصول نہیں ہوسکتا اس لیئے علاوہ اس ایک روپیہ فی کس کے اگر کل احباب وہ رقم جو کرایہ ریل میں تخفیف ہوئی

ہے اخراجات جلسہ کے لیئے دیدیں۔ جیساکہ سال گذشتہ میں میر حامد شاہ صاحب نے
تحریک کی تھی تو اس سے بھی بہت مدد پہنچ سکتی ہے اور یہ اطلاع غالباً سکرٹری صاحب
صدر انجمن احمدیہ مختلف انجمنوں کو پہلے دے چکے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ضروریات
مقامی کے روپیہ میں سے کچھ رقم اخراجات جلسہ سالانہ کے لیئے بہت جلد بھیجدیں۔
نہم۔ پچیس روپے والی تحریک جو مدت سے اخبار الحکم میں جارہی ہے اسکی طرف
اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بہت سے احباب نے توجہ کی ہے اور مجلس معتمدین نے اس میں
یہ سہولت بھی رکھی ہے کہ اگر ایک شخص اپنی گرہ سے یا اپنے احباب سے اکٹھے کرکے
پچیس روپے نہیں دے سکتا تو وہ عسہ، عہ، عہ بلکہ صہ، دیکر بھی
اس تحریک میں شامل ہو سکتا ہے مگر یہ صورت صرف ان احباب کے لیئے ہے جو
بڑی رقم ادا یا اکٹھا کرنیکی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ورنہ یوں تو جبتک پچیس پچیس والے
احباب بھی ایک ہزار کی تعداد میں نہ ہوں اصل تجویز کا جو مدعا تھا وہ حاصل نہیں ہو سکتا۔
میں سلسلہ کے تمام پُرجوش اور باہمت احباب کی خدمت میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسوقت
ان لوگوں کی سی قربانیوں کا نمونہ دکھاویں جنکے نقش قدم پر چلنے کا انکو دعویٰ ہے انہوں نے
اپنے جان اور مال قربان کر دیئے یہانتک کہ اپنا کچھ بھی نہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا
ہے۔ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ درحقیقت
کسی بعد میں آنیوالی قوم کو اس پاک قوم سے جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں دیدیا تھا کیا نسبت
ہو سکتی ہے۔ مگر انکے کام ہمارے لیئے اسوہ حسنہ ہیں۔ اسوقت اکثروں سے جو قربانی اللہ تعالیٰ
چاہتا ہے وہ صرف مال کی قربانی ہے۔ پس کیا تم اسقدر بھی نہیں کر سکتے۔ اور اگر یہ قربانی
کرنیکا مادہ ہم میں نہیں تو پھر یقیناً جان لینا چاہیئے کہ وہ قوم جسکے لیئے جاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا کا وعدہ ہے وہ یہ قوم نہیں بلکہ کوئی اور قوم ہوگی۔ ہماری قوم ایک چھوٹی سی قوم ہے
پس جبتک ایک ایک آدمی ہم میں سے ہزاروں آدمیوں کا سا کام کرکے نہ دکھاویگا دوسروں پر غالب آنیکی
امید رکھنا ایک خیال باطل ہے۔ دنیا کی نظر میں تم ابتک کچھ نہیں ہو لیکن اپنے کاموں سے تم دنیا کو

قرآن کریم کا جدید ترجمہ فتح الحمید

قرآن کریم کا ایک نیا ترجمہ بنام "فتح الحمید" مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندھری نے حال میں کیا ہے اور اسکا ایک نسخہ ریویو کیلئے میرے پاس بھیجا ہے۔ ریویو کرنا بجائے خود ایک بڑا نازک اور ذمہ داری کا کام ہے پھر قرآن کریم کے ترجمہ پر ریویو کرنا اور بھی مشکل ہے کیونکہ ریویو کرنیوالے کی ذمہ واری بدرجہا بڑھ جاتی ہے اور خصوصیت سے میرے لیئے یہ مشکل ہے کہ اسی ترجمہ پر دو ریویو سلسلہ احمدیہ کے دونوں اخباروں میں نکل چکے ہیں جن میں سے ایک میں یعنی الحکم میں اس ترجمہ کی بہت تعریف کیگئی ہے اور دوسرے یعنی بدر میں (شائد حد سے زیادہ) اسکی مذمت کی گئی ہے۔ اور یہ کوئی عجیب بات نہیں دو مختلف پہلوؤں سے ایک ہی چیز کو دیکھنے سے ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اب سلسلہ کے ایک تیسرے ریویو کرنیوالے کیلیئے مشکلات ضرور ہیں۔ جو کچھ میں ذیل میں لکھتا ہوں وہ اسی طرح میری ذاتی رائے ہے جس طرح الحکم میں شیخ یعقوب علی صاحب کی اور بدر میں قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی۔ شیخ صاحب موصوف کی نظر ریویو کرتے وقت فتح الحمید کی خوبیوں پر تھی اور قاضی صاحب کی اسکے نقصوں پر۔ میرے خیال میں قرآن کریم کی کوئی خدمت ہو ہر طرح قابل مشکوری ہے۔ پس سب سے اول میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اسلام کی اور اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی خدمت کی۔ میرا ارادہ تھا کہ سارے ترجمہ کو پڑھکر اسپر ریویو لکھتا مگر اسی اثنا میں جو واقعات پیش آئے انہوں نے مجھے فرصت نہ دی۔ مینے متفرق مقامات سے اس ترجمہ کو دیکھا ہے۔ اور میرے نزدیک ترجمہ کی ایک بڑی بھاری خوبی اس میں موجود ہے جسکے مقابل اس میں جو کچھ بھی نقص ہوں (اور کسی انسان کا کلام نقصوں سے خالی نہیں ہو سکتا) میں انکے ذکر کو محض نکتہ چینی خیال کرتا ہوں۔ ترجمہ کے مشکلات سے وہ لوگ خوب آگاہ ہو سکتے ہیں جنہیں ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ فی الواقع کرنا پڑا ہے۔ اور چونکہ مجھے بھی اکثر ایسا اتفاق ہوتا رہا ہے گو وہ اُردو سے انگریزی یا انگریزی سے اُردو میں سہی۔ مگر میں ترجمہ کنندہ کی مشکلات کا اندازہ کر سکتا ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلام کا ترجمہ کرنیوالے کی مشکلات تو بہت بڑھ جاتے ہیں۔ ترجمہ کے لیئے صرف یہی شرط نہیں کہ ہر ایک لفظ کا ترجمہ آجائے بلکہ جس زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اس زبان میں وہ خیال بامحاورہ اور سلیس اور اگر ممکن ہو تو فصیح و بلیغ

عبارت میں ادا ہونا چاہیئے اور یہ کام رعائت الفاظ سے ہو۔ ورنہ صرف ہر ایک لفظ کے نیچے اسکے معنے دیدینے کافی نہیں۔ کیونکہ اس سے اکثر مطالب خبط ہوجاتا ہے۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب کا ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے۔ عبارت شستہ ہے۔ طرز ادا میں متانت پائی جاتی ہے۔ اور ترجمہ کو بامحاورہ بنانے میں جو بڑا نقص مولوی نذیر احمد صاحب والے ترجمہ میں داخل ہوگیا تھا یعنی لمبی لمبی عبارتیں اپنی طرف سے بڑھادی گئی تھیں وہ نقص قطعاً اس ترجمہ میں نہیں۔ اور باایں ہمہ جہانتک مینے دیکھا ہے جہانتک ممکن تھا رعائت الفاظ کو ترک نہیں کیا گیا نقص اور غلطی سے نہ میں اس ترجمہ کو خالی قرار دیتا ہوں نہ ہی کسی اور کو جو ابتک ہوچکا ہو اور نہ ہی میری رائے میں یہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا ترجمہ ہو جسکے متعلق ساری دنیا اتفاق کرلے کہ وہ مطالب قرآنی کے ادا کرنے میں کامل طور پر صحیح ہے۔ بہرحال میں نے جہانتک اسوقت اس ترجمہ کو پڑھا ہے دوسرے ترجموں پر اسے ترجیح دیتا ہوں۔ اس میں ایک یہ بھی خوبی ہے کہ ہر آیت کا ترجمہ الگ ہے اور آیتوں پر اس غرض کے لیئے نمبر دیدیئے گئے ہیں۔ اس سے نہایت آسانی سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس لفظ کا کیا ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور عبارت اسطرح پیچیدہ بھی نہیں ہوتی جسطرح مولوی نذیر احمد خاں صاحب کے ترجمہ میں بعض جگہ ہوگئی ہے۔ یہ اعتراض کہ اسپر نوٹ بہت کم دیئے گئے ہیں شائد ہر شخص کے نزدیک اعتراض نہیں کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ترجمہ کے خواہاں ہیں جس میں رائے کو کم دخل ہو۔ ایسے اعتراض کہ اللہ کا ترجمہ خدا۔ رب کا ترجمہ پروردگار۔ اہدنا کا ترجمہ ہمکو دکھا کیوں کیئے گئے ہیں اگر صحیح ہیں تو تمام ترجموں پر عائد ہوتے ہیں شاہ ولی اللہ۔ شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے ترجموں کو مینے ان مقامات سے جہاں قاضی صاحب نے اعتراض کیئے ہیں دیکھا ہے وہ بھی انسے بری نہیں۔ یہی حال مغضوب کے ترجمہ میں غصہ کے لفظ کا ہے۔ اور یہی یخادعون اللہ کے ترجمہ کا ءانذرتھم ام لم تنذرھم اور سورہ یوسف کے مقامات ولقد ھمت بہ وھم بھا۔ جعل السقایۃ فی رحل اخیہ وغیرہ دوسرے مقامات جنپر قاضی صاحب نے اعتراض کیا ہے وہ پرانے مروج ترجمے ہیں اور انسے کوئی ترجمہ بھی خالی نہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ احمدی قرآن کریم کے تمام ترجموں کو پڑھنا چھوڑ دیں؟ ہدیہ اس ترجمہ کا تین روپے ہے قلم جلی ہے۔ مصنف سے جنکا پتہ کوٹ اچھے شہر جالندھر ہے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے۔

کچھ اپنی نسبت

اس ورق کے ساتھ ریویو کی عمر اور میری ایڈیٹری کا ساتواں سال ختم ہوتا ہے۔ اور گو ہر ایک انسان کو اپنی زندگی میں کچھ غم اور کچھ خوشی کے واقعات پیش آتے رہتے ہیں مگر میں نے اس رسالہ کو ایسے ذاتی حالات کے اندراج سے برتر خیال کر کے اس میں اپنے متعلق کبھی کچھ لکھنا پسند نہیں کیا۔ اور اب بھی یہ چند سطریں کسیقدر تامل سے ہی لکھتا ہوں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسقدر عرصہ میں ایک ایڈیٹر اور اسکے ناظرین کے درمیان کچھ تعلقات ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اسکے رنج و راحت میں شریک ہوں خصوصاً جہاں ایک دینی اخوت کا رابطہ ان تعلقات کو پہلے سے مستحکم کیئے ہوئے ہو۔ ٹھیک اس دن جب نومبر کا رسالہ یہاں دفتر سے نکل رہا تھا یعنی ۲۰ نومبر کو جمعہ کے دن بوقت چار بجے صبح میری اہلیہ کا انتقال بمقام لاہور میرے مکرم اور مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر جہاں میں انکے علاج کے لیئے ٹھہرا ہوا تھا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ (فاطمہ بیگم) ۱۷۔ مارچ ۱۸۸۶ء کو اسی ضلع میں بمقام شکرگڈھ پیدا ہوئی۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۰۱ء کو بمقام گورداسپور میرے ساتھ بیاہی گئی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کو تین ماہ کی تپ شدید کی بیماری کے بعد اور بائیس سال آٹھ ماہ کی عمر میں بمقام لاہور اپنے خدا سے جا ملی اور ۲۱ نومبر کو قادیان میں مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی۔ سات سال اور سات ماہ کی بیاہی ہوئی زندگی میں انکے دو بچے پیدا ہوتے ہی انکے لیئے فرط بن گئے اور ایک لڑکی رقیہ بیگم جو ۲۶ نومبر ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئی وہ انکی یادگار میرے پاس رہ گئی ہے۔ میرے لیئے یہ امر خصوصیت سے موجب خوشی تھا کہ یہ رشتہ میرے سید و آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود ہی کیا تھا۔ اور آپنے ہی مجھے اپنے بچوں کی طرح بیاہا تھا آپکی دعا کا نتیجہ تھا کہ مرحومہ میری ایسی غمگسار تھی کہ خود مجھے بھی حیرت ہوتی تھی۔ دوسری خوشی مجھے یہ تھی کہ جب یہ رشتہ ہوا تو اسوقت میں گورداسپور میں وکالت کے شروع کرنیکے لیئے سارا سامان کر لیا تھا۔ اور ای اے سی کے مقابلہ کے امتحان کے لیئے میرا نام منظور ہو چکا تھا۔ اور جب نکاح ہوا تو اسوقت میں قادیان میں دنیا کی طرف سے خالی ہاتھ ہو کر بیٹھا ہوا تھا مگر باایں نہ صرف اُسوقت مرحومہ کے والد منشی نبی بخش صاحب نے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ خود مرحومہ نے کبھی اس بات کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا اور نہ ہی کبھی یہ چاہا کہ میں یہاں سے الگ ہو کر انکے لیئے دنیا کا بہت سامال پیدا کرنیکی کوشش کروں۔ اسطرح پر انہوں نے میری اس ہجرت میں میری مدد کی اور عسر و یسر میں میری شریک حال رہ کر میری زندگی کو بہت سے ابتلاؤں سے محفوظ رکھا۔ عورتوں کو عموماً دنیا کے مال سے محبت زیادہ ہوتی ہے

مگرانہوں نے اپنے خاوند کی خاطر اپنی تمام پہلی امیدوں پر پانی پھیر دینے کو مشکل نہ سمجھا۔ یہ کوئی آسان بات نہیں اور مجھے ایسے واقعات کا علم ہے کہ جہاں بعض عورتیں دنیا کے زر و مال کو مقدم کر کے اپنے خاوندوں کی بعض نیک ارادوں میں روک واقع ہو گئی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا کلام بھی اسکی گواہی دیتا ہے ان من ازواجکم و اولادکم عدوا لکم۔ پس میں جسقدر اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں کم ہے کہ اُس نے مجھے ایک ایسی زوجہ عطا فرمائی جو دین کے کام میں میری عدو نہیں بلکہ مددگار اور ناصر بنی۔ پس مینے اگر کوئی خدمت دین کی ہے اور اسکا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے کیونکہ وہ نیتوں سے آگاہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرحومہ بھی اس خدمت میں شامل ہے۔ اور اسی لیئے مینے انکی وفات کا ذکر ان صفحات میں کیا ہی۔ مرحومہ کو غربا اور مساکین کی مدد کا جوش بھی خاص طور پر دل میں تھا یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپکر بھی غربا کی مدد کرتی تھیں۔ وصیت کے اعلان پر وہ پہلے وصیت کرنیوالوں میں تھیں اور اپنے مال کی ایک تہائی کی وصیت کی

ایام بیماری میں حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے جسقدر ہمدردی کی اسکا اظہار کرنے سے میری قلم قاصر ہے اور ایسا ہی مکرمی مخدومی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب نے علاج میں جس طرح سے کوشش کی اور محض خدا کے لیئے۔ اسکی نظیر دنیاداری کے تعلقات میں کم ملتی ہے۔ اور پھر لاہور میں میرے معزز احباب جناب شیخ رحمت اللہ صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب و ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و اخویم بابو غلام محمد صاحب و مکرمی حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے جو کچھ ہمدردی کا عملی ثبوت دیا وہ میرے وہم و گمان سے بڑھکر تھا اور میں حیران تھا کہ مجھے اپنی بدقسمتی سے کبھی ان لوگوں کے ساتھ کوئی نیکی کرنیکا موقعہ نہیں ملا ہاں یہ للہی جوش محبت جو ان بزرگوں اور بھائیوں کو میرے ساتھ ہے فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا عملی ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزوں کی موت سے اپنے بندوں کو آزماتا ہے جیسا کہ آیت ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات میں فرماتا ہے۔ سو میں خواہ اس امتحان میں بوجہ اس تعلق کے جو مجھے مرحومہ سے تھا کیسا ہی کمزور ثابت ہوا مگر یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کیلیئے مجھ سے محبت رکھتے ہیں وہ اس امتحان میں پورے نکلے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ ہاں سب برابر نہیں ہوتے اگر کسی نے میرا محسن ہونے کے باوجود بجائے اظہار غم و ہمدردی کے کبھی گذشتہ رنج کا اظہار اس وفات کے وقت کیا تو یہ شاید میرے لیئے سبق تھا کہ دنیا کے کسی

اخیر پر میں اوّل محب خالص صادق کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے معزز اخبار میں ذکر فرما کر میرے احباب کو اس واقعہ کی اطلاع دیکر انہیں مرحومہ کیلیئے دعائے مغفرت کا موقعہ دیا اور پھر ان تمام احباب کا جنہیں میں فرداً فرداً خط لکھ نہیں سکتا اور جنہوں نے ہمدردی کا اظہار خط لکھکر کیا۔ اگرچہ دنیا میں عرفی طور پر بھی تعزیت اور ہمدردی ہوتی ہے مگر بعض خط پڑھکر میرے دلکو ایک خاص خوشی پہنچی کیونکہ خواہ مضمون واحد ہو مگر رنگ ہر ایک کا الگ ہوتا ہے اور مینے ان خطوط سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے۔

مندرجہ ذیل کتب موجودہ بک ڈپو کی طرف ہم شائقین کو خاص توجہ دلاتے ہیں

یہ کتابیں بذریعہ وی پی (مفصل فہرست اور قیمتوں کیلئے دیکھو دوسری طرف) منیجر میگزین قادیان سے طلب کرو۔

(۱) صداقت و فلسفۂ اسلام پر۔ براہین احمدیہ جس میں نہایت پُر زور دلایل کے ساتھ صداقت اسلام اور آنحضرتؐ کے منجانب اللہ ہونیکو ثابت کیا گیا ہے۔ مکمل کتاب جس میں حصہ چہارم وہ اصل نسخہ ہے جو حضرت اقدسؑ نے ۱۸۸۴ء میں چھپوایا تھا ۔ کو ملتی ہے۔ اسلام کا فلسفہ وہ لطیف لیکچر جو پانچ سوالوں کے جواب میں جلسہ اعظم مہوتسو میں حضرت اقدسؑ کی طرف سے پڑھا گیا۔ جیبی تقطیع قیمت ۲ر۔ رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب۔ علاوہ مذکورہ بالا لیکچر کے دیگر مذاہب کے جواب بھی ہیں ۲۴۲ صفحے قیمت مر۔ ریویو آف ریلیجنز کی پچھلی جلدیں جن میں علاوہ دیگر مذاہب جیسے عیسائیت آریہ مذہب وغیرہ کی تردید کے بعض مفصل اور مبسوط مضامین صداقت اسلام پر لکھے گئے ہیں جیسے جلد ۳ ۱۹۰۴ء میں عصمت انبیاء پر۔ جلد ۴ ۱۹۰۵ء میں دعا کی حقیقت اسلام کی حقیقت اور برکات روح القدس ملائکہ۔ وحی الٰہی کی ضرورت۔ جلد ۵ ۱۹۰۶ء میں۔ پردہ۔ تعدد ازدواج۔ طلاق۔ غلامی پر۔ جلد ۶ ۱۹۰۷ء میں۔ سود۔ قانون وراثت اور احادیث کی صداقت پر۔ جلد ۷ ۱۹۰۸ء میں۔ قرآن کریم کی حفاظت اور جمع۔ قرأتوں اور ناسخ و منسوخ پر۔ فی جلد عہ ۔

(۲) عیسائی مذہب پر۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۲ر جنگ مقدس قابل دید کتاب ہے ۸ر۔ نور القرآن حصہ اول ۴ر حصہ دوم ۴ر۔ ابطال الوہیت مسیح

(۳) آریہ مذہب پر۔ سرمہ چشم آریہ۔ جو آریہ مذہب کے اعتراضوں کے جواب میں اور انکے اصول کی تردید میں ایک لاثانی کتاب ہے ۲۵۰ صفحے قیمت ۱۲ر۔ نور الدین ترک اسلام کے ۱۴۱ سوالوں کا لاجواب جواب ہے جو علامہ حکیم نور الدین صاحب کی تصنیف ہے ۲۵۶ صفحے قیمت ۸ر۔ آریہ دھرم جس میں نیوگ پر بحث ہے ۴ر۔ نسیم دعوت ۴ر

(۴) شیعہ مذہب پر۔ خلافت راشدہ حصہ اول ۱۸۰ صفحے ۸ر حصہ دوم ۸۰ صفحے ۴ر۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی لطیف تصنیف جس میں شیعہ مذہب کی ایسی تردید کیگئی ہے جسکا جواب کسی شیعہ سے بن نہیں سکا بحث کا اسلوب بالکل نیا ہے۔ خلو شیعہ کا جواب ۲ر

(۵) سکھ مذہب پر۔ ست بچن ۲۰۰ صفحے قیمت ۱۰ر اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ باوا نانک صاحب اسلامی طریق کے پیرو تھے سکھ مذہب پر حجت قاطع ہے۔

(۶) سلسلہ احمدیہ کی حقیقت میں عسل مصفی ایک قابل دید کتاب ۸۲۸ صفحوں کی ہے جو بسبب ایک جامع کتاب ہونیکے ہر ایک احمدی کے ہاتھ میں ہونی چاہیے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ہر ایک مسئلہ پر اور احادیث تفاسیر وغیرہ کے تمام اقوال پر سیر کن بحث ہے۔ باقی کیلئے دیکھو مفصل فہرست۔

(۷) لغات القرآن ایک نہایت قابل قدر لغات قرآن شریف کی ہے جسمیں بالمقابل کالموں میں معتبر لغات عربی اور اسکا اردو ترجمہ دیئے گئے ہیں قرآن شریف کا ترجمہ سیکھنے کیلئے از بس ضروری ہے حصہ اول ۴۳۸ صفحے قیمت عہ حصہ دوم ۶۰۸ صفحے قیمت عہ

(۸) یسرنا القرآن یہ اگرچہ بچوں کا قاعدہ ہے مگر ایک نہایت مفید چیز ہے جس سے بچوں کو قرآن شریف کے پڑھنے میں اعلیٰ درجہ کی سہولت ہوگی ہے چھ ماہ میں بچہ قرآن شریف پڑھ لیتا ہے تین حصہ میں ہے فی حصہ ۱ر

(۹) مکتوبات و خطبات محمدیہ آنحضرت۔

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور سے بذریعہ قیمت طلب پیکٹ مل سکتی ہیں انکا مطالعہ مذہبی تحقیقات اور تاریخی معلومات اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید کیلئے نہایت ضروری ہے مفصل فہرست مع ٹکٹ بھیجنے پر ارسال خدمت ہوگی۔

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
انواراللہ اردو	۸ر	قاعدہ عربی اردو	ار	تذکرۃ الشہادتین اردو	۵ر	شہادۃ القرآن اردو	۴ر
اجرومیہ عربی	۰ر	قرآن شریف مترجم مع تفسیر حسینی	عـہ	〃 فارسی	۳ر	صیان القرآن 〃	۳ر
الذکر یعنی ترجمہ نماز و اسمائے الٰہیہ	۲ر	مسک العارف اردو	۱۰ر	تحفہ قیصرہ اردو	۲ر	کشف الغطاء 〃	۲ر
پارہ الٓمّ عربی	۴ر	نشان آسمانی 〃	۲ر	تحفۃ الندوہ 〃	۰ر	لغات القرآن حصہ اول	عہ
پنج ارکان اسلام۔ اردو	ار	واقعات صحیحہ 〃	۲ر	تقریریں 〃	۲ر	〃 〃 دوم	عہ ۸ر
تفسیر جلالین عربی	عہ ۸ر	یسرنا القرآن حصہ اول	ار	تقریروں کا مجموعہ 〃	۴ر	لیکچر سیالکوٹ اردو	۱ر
تفسیر فوز الکبیر عربی فارسی	۲ر	〃 〃 دوم	ار	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب 〃	۲ر	〃 لاہور مع ترجمہ 〃	۴ر
تقریر جلسہ احباب جیبی تقطیع اردو	۲ر	〃 〃 سوم	ار	جنگ مقدس عیسائیوں سے مباحثہ	۶ر	مشکوٰۃ الانوار عربی	۴ر
جام شہادت 〃	۰ر	ہدیہ ثاقب اردو	۳ر	حمامۃ البشریٰ حصہ اول عربی	۸ر	مواہب الرحمٰن 〃	۴ر
حمائل مترجم۔ فارسی	عہ	الہدیٰ عربی	۲ر	حجۃ الاسلام اردو	ار	مبادی الصرف	۱ر
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب اردو	۸ر	الحق لدھیانہ اردو	۶ر	خطوط شیعہ کا جواب 〃	۲ر	نسیم دعوت اردو	۳ر
سلسلہ دینیہ۔ اردو	۶ر	〃 دہلی 〃	۸ر	خطبہ الہامیہ عربی مع ترجمہ فارسی اردو	عہ	نور القرآن حصہ اول 〃	۱۲ر
سلاسل القراۃ۔ عربی نمبر۱	۴ر	اعجاز احمدی۔ عربی	۳ر	خلافت راشدہ حصہ اول اردو	۸ر	〃 〃 دوم 〃	۴ر
〃 نمبر۲	۸ر	احسن الکلام اردو	۔ر	〃 〃 دوم 〃	۴ر	ہدیہ سعدیہ عربی	۳ر
〃 〃 نمبر۳	۱۳ر	ابطال الوہیت مسیح 〃	ار	خزینۃ المعارف حصہ اول و دوم	۴ر	فصل حق اردو	ار
〃 〃 نمبر۴	۱۳ر	آیات الرحمٰن 〃	۸ر	〃 سوم و چہارم	۸ر	سیرۃ المسیح 〃	۸ر
آریہ دھرم اردو	۴ر	دعوت الحق 〃	۵ر	اعلام الناس حصہ دوم	۴ر	آسمانی فیصلہ 〃	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ 〃	ار	شرح ترمذی۔ نمبر۱	عہ ۸ر	دعوت دہلی اردو	۱۰ر	دافع البلاء 〃	ار
طریق النجات نمبر۱	۸ر	〃 نمبر۲	عہ ۸ر	دعوت الندوہ 〃	۱۰ر	غنیۃ الطالب عربی	عہ
〃 نمبر۲	۷ر	احمدی کا سن نظم پنجابی	ار	رازِ حقیقت 〃	ار	شفاء الاسقام 〃	عہ
〃 نمبر۳	۸ر	براہین احمدیہ حصہ اول	۵ر	براہین احمدیہ حصہ چہارم ٭	عا	ست بچن اردو	۱۰ر
〃 نمبر۴	۱۵ر	〃 〃 دوم	۴ر	مکمل براہین احمدیہ اردو	۳ روپے	نوٹ۔ ان قیمتوں میں محصول ڈاک شامل نہیں	
عسل مصفیٰ اردو	عہ ۸ر	〃 〃 سوم	۱۰ر	سرمہ چشم آریہ 〃	۱۲ر		
صنمول بر قول خلیل۔ ایک دلچسپ نظم مولوی خلیل سہارنپوری کے اعتراضوں کے جواب ہیں۔			ر	مکتوبات و خطبات محمدیہ۔	۴ر		

٭ براہین احمدیہ کا چہارم حصہ اصل نسخہ ہے جو حضرت اقدس نے ۱۸۸۴ء میں چھپوایا تھا۔ باقی تین حصے بڑے اہتمام سے دوبارہ چھپوائے گئے ہیں
مکمل براہین احمدیہ جس میں جلد چہارم بار اول کی چھپی ہوئی ہے ۳ روپیہ کو دفتر میگزین سے مل سکتی ہے۔

تمام خط و کتابت ان کتابوں کے متعلق دفتر میگزین قادیان سے ہونی چاہیئے۔